نمبر ۱۰ و ۱۱ جلد ۶

اشاعۃ السنہ

معہ ضمیمہ

بابت ماہ ذی الحجہ ۱۳۰۰ھ و محرم سنہ ۱۳۰۱ مطابق اکتوبر و نومبر سنہ ۱۸۸۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیمت رسالہ و ضمیمہ بدستور یعنی نوابون و رئیسون سے سالانہ ۵ گورنمنٹ اور عام اغنیا سے عہ متوسط اہل وسعت سے کم وسعت لوگون سے ۲ روپے بے وسعت اہل علم سے جو اسکی اشاعت بہی کرین دعاء خیر - **خط کتابت** و ارسال زر بنام مہتمم کی پورے نام و خطاب سے حسب نشان ذیل تا اطلاع ثانی ہونی چاہیئے اور بسبیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی نہو ورنہ مہتمم ذمہ دار نہ ہوگا -

ابو سعید محمد حسین لاہوری } مہتمم اشاعۃ السنہ - لودہیانہ {

ضروری گذارشین

۱ - ان دو نمبرون مین اس نوٹس کی تعمیل ہے جو ضمیمہ نمبر ۹ مین دیا گیا تھا - یہہ دونو پرچے بحرف بحرف ملاحظہ گورنمنٹ کے لایق ہین مگر ہم گورنمنٹ کے قیمتی وقت کے لحاظ سے ملتمس ہین کہ صفحات ذیل ضرور ملاحظہ ہون صفحہ ۲۸۷ سے ۲۹۴ - ۳۰۱ - ۳۱۱ - ۳۲۰ - ۳۳۰ - ۳۴۲ و ۳۴۹ -

۲ — انہیں اکثر ایڈیٹران اخبارات ہندوستان کو صواب کی ہدایت کیگئی ہے جو اسکو قبول نکر کے اسکی مخالفت اختیار کرین وہ اپنا علم و ہنر دکہانے مین تہذیب و انصاف کو کام مین لاوین - اڈیٹر اخبار شیر قیصر کیطرح صرف دشنام و مطاعن سے ہماری ساکت کرنیکی حرص نکرین اور یقیناً جان لین کہ ہم اپنی وقت کو رسالہ کو آبرو کو (بمقدار ذرہ ہی کیون نہ ہو) قوم کے لئے وقف کر چکے ہین لہذا ہم گالیون کے خوف سے قوم کی نصرت نہ چھوڑینگے اس راستہ مین جو مصائب ہمپر آوینگے سب سر پر لینگے - ان دشنامون سے وہی لوگ اس بیت کی مصداق بنین گے - چو حجت نماند جفا جوی را - بپرخاش برہم کشد روی را

۳ - ان رسایل کے مضامین سے کسی مسلمان کی ضرر رسانی مدنظر نہین اور نہ کوئی ایسی بات اسمین درج ہے جس سے کسی مسلمان کو ضرر پہنچے جو کچہہ اسمین لکہا ہے اس سے اپنی ضرر کی مدافعت مدنظر ہے -

۴ - ان رسایل مین بعض مسلمانون کے واقعی حالات مخالف گورنمنٹ کا بیان ہوا ہے اس سے بھی اپنے ہی ضرر کی مدافعت مدنظر ہے اسکو مسلمانون کی ضرر رسانی سمجھے یا مخبری قرار دے وہ پہلے نمبر ۳ جلد ۵ اور شیر قیصر نمبر ۲ جلد ۳ اور رسالہ انتظام المساجد جامع الشواہد زد و رد ملاحظہ فرماکر انصاف سے دیکھے کہ پہلے کس باغی اور مفسد اور گورنمنٹ کا بدخواہ اور واجب القتل کہا ہے اور یہہ مخبری کس سے سرزد ہوئی ہے پہر جو کہنا ہو سو کہے -

۵ — جو ہماری اس طریق مدافعت کو سابق روش مصالحت کی مخالف قرار دین وہ یہہ جان لین کہ ہمنے یہ طریق اُن ہی لوگون سے اختیار کیا ہے جو مسلمانون مین اتفاق و مصالحت ہونے نہین دیتے ان سے یہہ سلوک مخالفت عین تائید مصالحت و موافقت ہے اور جو ہمکو ان مباحث سے شخصی بحث کرنیکا الزام دین وہ یہہ جان لین کہ یہہ کسی ایک شخص سے بحث نہین ہے یہ ایک قومی بحث ہے -

۶ - یہہ دو نمبر حسب درخواست شائقین معمولی تعداد سے ساڑھے چار سو پرچہ زاید چھپے ہین جو فی نمبر ۸ ر رہا ہے مگر (حسب حیثیت خریدار) بیچینگے خریدار ۲۵ پرچہ کو چہارم حصہ قیمت معاف ۵۰ سے زیادہ کے خریدار کو سوم حصہ معاف

چشمۂ نور پریس واقع امرتسر مین چھپکر شایع ہوا

جواباتِ مُشیرِ قیصری

نمبر۴

مکہ مکرمہ مین اہلحدیث پر مواخذہ کا
جواب
لائق توجہ برٹش گورنمنٹ

شیخنا و شیخ الکل† مولانا سید **محمد نذیر حسین** صاحب محدث دہلوی متع اللہ المسلمین بطول حیوتہم کی مجمل سرگذشت مکہ تو ہم ضمیمہ نمبر۹ جلد۶ مین بعنوان **مژدہ** تحریر کر چکے ہین جس سے ناظرین کو بخوبی ثابت ہوگیا ہوگا کہ جو اراجیف (خوفناک خبرین) ہمارے خیرخواہان ملک و مذہب نے اخبارات و اشتہارات کے ذریعہ سے شہرۂ آفاق کی ہین انکا اکثر حصہ محض خلاف واقع ہے۔ ازانجملہ سچ ہے تو اسیقدر ہے کہ مولانا ممدوح پاشائی محل مین بلائے گئے اور تین دن تک وہان رہے اور اُن سے اُن تہمتون کی جو لوگون نے اُن پر لگائی تہین جواب لئے گئے آخر وہ اُن سے بری قرار دئے گئے اور پاشائی چٹہی یا سارٹیفکٹ کے ذریعہ سے مکہ سے مدینہ کو روانہ ہوئے اور وہان سے بے مزاحمت احدی واپس ہوکر اپنے وطن مین آپہنچے۔ اسمقام مین ہم اس اجمال کی تفصیل کرتے ہین اور جن امور سے بحث کرنیکا اس مضمون مین وعدہ دے چکے ہین اُن سے بحث کرنا چاہتے ہین مگر قبل از بحث چند امور کی **تمہید** مناسب سمجھتے ہین۔

(۱) جو کچہہ ہم آیندہ کہین اگر وہ کسی کو اپنی خیال و تحقیق کے مخالف معلوم ہو تو ہمکو اسکے بیان مین معذور سمجہین اور حسن ظنی و اولوالعزمی کو کام مین لاکر یہ احسان لین کہ ہم اپنی فہم و اعتقاد مین (کسیکو وہ غلط ہی کیون نہ معلوم ہو) معذور ہین اور اُس کے بیان و اظہار مین اپنی دیانت و ایمان و عقل و مصلحت کیطرف سے مجبور۔ وَلِلنَّاسِ فِيمَا يَعْشِقُونَ مَذَاهِبُ

اطلاع۔ بقیہ نمبر۳ جوابات مضامین مشیر قیصر نمبر۳ کے بعد رسالہ نمبر۵ لگایا گیا ہی۔ نمبر۴ کو بنہایت ضروری اور اہم سمجھکر مقدم کیا گیا

---

† یعنی شیخ العرب والعجم۔ (دیکہو صفحہ (۱) ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر۹ جلد۶)۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جو لوگ ہمارے بیان کو **خودغرضی** یا **خوشامد** یا **بناوٹ** گمان کرین وہ ذرا غور و تامل سے کام لیکر یہہ سوچین کہ جو باتین ہم کہتے ہین وہ کیسی ہین۔ واقعی یا محض بناوٹی۔ اگر وہ کسیکو بناوٹی معلوم ہون تو وہ اُن کے دلایل کو جو ہم بیان کرینگے غور سے پڑہین اور اسپر انصاف سے داد دین اپنے اوصاف کمال عقل و انصاف کا لحاظ رکہین۔ ہماری طرف کچہہ خیال نہ کرین۔ اُنْظُرُوا اِلٰی مَا قِیْلَ لَا اِلٰی مَنْ قَالَ فَاِنَّ المحققین یعرفون الرجال بِالْحَقِّ لا الحق بالرجال۔

(۲) **مسئلہ جہاد** (جو اسلام مین مسلم ہے) کے معنی **اہلحدیث** عموماً اور مولانا سید **محمد نذیر حسین** صاحب مُحدّث خصوصاً ایسے سمجہے ہوئے ہین جن سے اکثر متدین عوام اور بعض خواص حنفیہ کو اتفاق نہین ہے۔ اِس معنی کی **تشریح** کچہہ تو **اشاعۃ السنہ** کے مقامات مفصلہ حاشیہ† مین ہو چکی ہے اور کچہہ **نواب صاحب** بہوپال کے متعدد تالیفات (حطہ۔ اتحاف۔ ہدایۃ السائل۔ موائد العوائد۔ روضہ خصیب تاریخ جدید بہوپال۔ ترجمان وہابیہ وغیرہ) مین پائی جاتی ہے۔ اور **پوری تشریح** ہمارے رسالہ **اقتصاد فی مسائل الجہاد** مین ہے (جسکی اشاعت اب بہت جلد ہونیوالی ہے)

اُس تشریح کا مجمل ماحصل یہہ ہی کہ مسلمان رعایا کو اپنے گورنمنٹ سے (خواہ وہ کسی مذہب یہودی عیسائی وغیرہ پر ہو اور اُس کے امن و عہد مین وہ آزادی کے ساتہہ شعار مذہبی ادا کرتی ہو) لڑنا یا اُس سے لڑنے والون کی جان و مال سے اعانت کرنا جایز نہین ہی و بناءً علیہ اہل اسلام ہندوستان کے لئے گورنمنٹ انگریزی کی مخالفت و بغاوت حرام ہی۔

---

† وہ مقامات یہہ ہین جلد دوم کا ضمیمہ نمبر۹ ص۲۵۳۔ نمبر۸ ص۲۴۹۔ نمبر۹ ص۲۴۵ وغیرہ۔ اور جلد سوم کا نمبر۹ ص۲۳۸۔ نمبر۱ ص۳۰۲ اور جلد چہارم کا نمبر۱ ص۲۵ نمبر۴ ص۱۱۰ و ۱۱۶۔ نمبر۵ ص۱۲۸۔ نمبر۹ ص۲۳۰۔ نمبر۱۰ ص۳۱۳ نمبر۱۱ ص۳۲۱ وغیرہ نمبر۱۲ ص۳۶۰ اور جلد پنجم کا نمبر۱ ص۲۳ نمبر۱۱ ص۳۲۲ وغیرہ نمبر۱۲ ص۳۴۹ وغیرہ اور جلد ششم کا نمبر۱ ص۱۰۳۔ نمبر۲ ص۱۵۱۔ نمبر۸ ص۲۱۵ وغیرہ۔

اور یہہ وہ جہاد نہین ہے جسکا دین اسلام مین حکم آچکا ہے ۔

جن لوگون کو اس مسئلہ مین اہلحدیث سی **خلاف** ہی اُنکی نسبت ہم یہہ تجویز کہ اُن کے مذہب نے اُنکو اس کے خلاف کی ہدایت کی ہے" نہین کرسکتے اور کسی اسلامی مذہب یا اس کے تمام لوگون کو ناحق متہم کرنا نہین چاہتے اور بعض اشخاص کا گناہ ہم سب کے ذمّہ نہین لگاتے انکی نسبت ہم صرف یہہ **کہین گے** (چنانچہ پہلے بھی نمبر ۱ جلد ۵ مین کہہ چکے ہین) کہ وہ اس خلاف مین اپنے اصل مذہب کے پیرو نہین ہین اپنے ذاتی غلط خیال یا جہالت یا نفسانیت کے دہوکہ مین آئے ہوئی ہین۔ اصل مذہب اسلام اور اسکے فروعی مذاہب اس ہدایت خلاف سے بری ہین۔

(۳) مولانا سیّد محمّد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی نے اصل معنی جہاد کے لحاظ سی **بغاوت ۱۸۵۷ء** کو شرعی جہاد نہین سمجہا۔ بلکہ اسکو **بے ایمانی و عہدشکنی و فساد و عناد** خیال کرکے اسمین شمولیت اور اُسکی معاونت کو معصیت قرار دیا۔ اور اُس کے برعکس اس غدر مین گورنمنٹ کی خیرخواہی کی اور عین طغیانی طوفان بے تمیزی مین ایک زخمی لیڈی (زوجہ مسٹر لیسن) کی جان بچائی اور اُسکے زخم کے معالجہ کے بعد وہ سرکاری کیمپ مین پہونچائی جس پر گورنمنٹ کیطرف سے بہی قدردانی و توجّہ ہوئی اسکی پوری تفصیل سرکاری کاغذات مین موجود اور کسیقدر نمبر ۱ جلد ۵ اشاعۃ السنہ مین بہی ہوچکی ہی۔

(۴) **مولوی رحمت اللہ** کرانوی مقیم مکہ اُن ہی لوگون مین سے ہے جو جہاد کے صحیح معنے سمجہنی مین اہلحدیث کے مخالف ہین اُس لیے مسئلہ جہاد کی اُس مخالفانہ اور غلط معنی کے دہوکہ مین اگر بغاوت ۱۸۵۷ء مین شمول اور مولویان† واکابر گروہ حنفیہ (مولوی فضل حق خیرآبادی مولوی سرافراز علی گورکہپوری۔ حاجی امداد اللہ (‡پیر پیران و مولویان **دیوبند۔ گنگوہ**

---

† ان مولویون کا ذکر مولوی رحمت اللہ کے ساتھہ ایک غرض سے ہوا ہی جسکا اظہار امر ششم مین ہوگا اِن پچہلے قصون کی یاددہانی بے غرض چہیڑ نہین ہی۔

‡ دیکھو اخبار شحنہ ہند میرٹھ ستمبر ۱۸۸۰ء مین اشتہار مولوی محمد یعقوب مدرس دیوبند۔

سہارنپور وغیرہ) مولوی **عبد القادر** لودہیانوی - اور اُن کے فرزندان مولوی **عبد العزیز** - **مولوی محمد** و مولوی **سیف الرحمن**†) وغیرہ نہ صرف شامل بلکہ اس مفسدہ کے بانی مبانی تھے اور کمان افسر کہلاتے - جب مفسدون کو شکست ہوئی اور فتح گورنمنٹ کے حصہ مین آئی تب مولوی رحمت اللہ نے مکہ مکرمہ کی راہ لی - مکہ مکرمہ مین اُنکی اقامت†† اختیار کرنے کی یہی وجہ ہے - اِس مفسدہ مین اُن لوگون کی شراکت کا ثبوت سرکاری کاغذات مین موجود ہے - اور اشاعۃ السنہ نمبر ا جلد ۵ مین بھی کچھ اسکا ذکر ہو چکا ہے -

(۵) مولوی رحمت اللہ مذکور کو اگرچہ عیسائیون کی رد و جواب مین باعانت ڈاکٹر وزیر خان بڑا دخل رہا ہے مگر اسلامی علوم خصوصاً قرآن و حدیث مین اُسکو چندان مہارت نہین ہے اور اسیوجہ سے وہ بلا واسطہ تقلید سابقین قرآن و حدیث پڑھنے پڑھانے اور اسپر عمل کرنیکو جائز نہین سمجھتا اور جو لوگ بلا واسطہ پہلے علماء کے قرآن و حدیث کو پڑھین یا اُسپر عمل کرین اُنکو وہ مکہ مکرمہ مین چین نہین لینے دیتے - **ایک** بزرگ (شیخ محمد نامی) حرم محترم مین حدیث پڑہایا کرتے تھے اُس نے اُنکو حکماً اس سے ہٹا دیا - پھر وہ ایک مدت تک

---

† یہہ **سیف الرحمن** ابتک غایب ہے - اپنے بھائیون عبد العزیز وغیرہ کے ساتھ گورنمنٹ کے اشتہار جان بخشی جاری ہونے پر لودہانہ مین نہین آیا - اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۶ مین جو ہم نے **خلیل الرحمن** مقیم بمبی کی نسبت اپنا خیال ظاہر کیا تھا کہ شاید یہ وہی سیف الرحمن ہو گا اسپر لودہانہ کے بعض لوگون نے اعتراض کیا ہے کہ یہ وہ سیف الرحمن **نہین ہے** ہمنے اسکے جواب مین ان سے وعدہ کر لیا ہے کہ اگر اسکے وارثان و احباب بشہادت ثقات ہمکو ثابت کر دین کہ یہہ خلیل الرحمن اور ہے تو ہم اس امر کو اپنے رسالہ مین درج کر دینگے مگر ابتک ہمارے پاس انکی طرف سے کچھ ثبوت پیش نہین ہوا جب وہ ثبوت پیش کرینگے ہم فوراً اسکو درج رسالہ کر دینگے ہماری نظر سیف الرحمن پر ہی خلیل الرحمن ہے (اگر وہ اور ہے) ہمکو

†† حاجی **امداد اللہ** نے بھی تباہی سے ہندوستان سے ہجرت اور مکہ مکرمہ مین اقامت اختیار کی ہے جب دیکھا کہ ہندوستان مین اب زندگی محال ہے اور بغاوت کی داروگیر سے اب جان بچانا محال ہے یہہ پردہ خدا ترسی ان حضرات نے بہی

نگہداشت تاب و مجال پیری از خان * بکنج گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت -

ایک حلوائی (عبدامد نامی) کی دوکان کی ایک کوٹھری مین چھپکر حدیث پڑہاتے رہے اُسکو بھی اُس نے (جب مطلع ہوا) بند کرا دیا۔ **ایک دفعہ** ایک کتاب حدیث عربی **سفر السعادت** (تصنیف علامہ مجد الدین صاحب قاموس) مکہ مین آئی اور شائقین حدیث نے اسکی ترویج واشاعت چاہی جاہیی تو اُسکو بھی اُسنے جاری نہ ہونے دیا۔ خاکسار نے مکہ مکرمہ مین چار مہینہ رہکر اکثر ان حالات کو بچشم خود ملاحظہ کیا ہے صرف سُنی سنائی باتون کو بیان نہیین کر دیا۔

(۶) مولوی **رحمت اللہ** اور وہ مولوی جو غدر ۵۷ء مین اسکے شریک تھے اور ان کے اتباع و ذریات جو اب ہندوستان پنجاب مین موجود ہین۔ **اہلحدیث** کے عموماً (عمل بالحدیث و ترک تقلید کے سبب) اور مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کے خصوصاً (انکے سرگروہ اہلحدیث ہونے اور غدر ۵۷ء مین شریک نہ ہونے اور گورنمنٹ انگلشیہ کی خیرخواہی کرنے کے سبب) دلی دشمن اور خون کے پیاسے ہین اور جہان تک انکا بس چلے وہ انکی تکلیف دہی و ایذا رسانی (ہاتھ سے تلوار سے زبان سے بیان سے) اپنا مذہبی فرض جانتے ہین۔

مولوی **رحمت اللہ** کا عموماً اہلحدیث کو تکلیف دینا امر مسلّم مین بیان ہو چکا ہے اور خصوصاً مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی تکلیف دہی کے فکر مین رہنا ایک مدت سے مشہور ہے۔ تہوڑا عرصہ ہوا کہ مکہ مین بعض لوگ بارادہ حج پہنچے تو اُسکی زبان سے یہہ بات سُن آئے ہین کہ اگر مولوی سید محمد نذیر حسین ایک دفعہ یہان مکہ مین آجاوے تو پہر جان سلامت نہ لیجاوے۔ یہہ بات مجھے ایسے شخص سے پہنچی ہے جسکو مین ولی مادرزاد کہہ سکتا ہون اور مین خود بھی جبکہ مکہ مین مقیم تہا مولوی رحمت اللہ کی زبان سے مولانا ممدوح کے حق مین مغلظ دشنام سُن چکا ہون اُسیدن سے مینے مکہ سے کوچ کرنیکا قصد کیا ورنہ مین حج کے بعد سال بہر کا ارادہ قیام رکہتا تہا جس سے صرف چار پانچ مہینے کا عرصہ گذرا تہا۔

یہی حال اور مولویون کا ہے جو مولوی رحمت امد کے ۵۷ء مین شریک حال یا اُس کے شریکون کے مرید و ہمخیال ہین۔ از انجملہ لودہیانہ والے مولویون نے تو اہلحدیث کی نسبت

واجب القتل ہونیکا صاف فتوی دیا ہے۔ چنانچہ رسالہ **انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد** لکہدیا ہے کہ حکام اہل اسلام کو لازم ہے کہ انکو قتل کرین اگر وہ لاعلمی کے عذر سے توبہ کرے تو انکی توبہ قبول نہ کرین"۔

+ اِس رسالہ کا مولف مولوی **محمد** پسر مولوی **عبد القادر** لودہیانوی ہی (جنکا ذکر صفحہ ۲۰ مین گذرا) ہمنے اِس رسالہ کا ذکر اس سے پہلے دو دفعہ کیا (اولاً ۱۸۸۰ء مین بضمن ضمیمہ نمبر ۱ جلد ۳ ثانیاً ۱۸۸۳ء مین بضمن رسالہ نمبر ۵ جلد ۶) مگر اسکی مؤلف کا نام اِس خیال سے نہ لیا کہ شاید یہہ لوگ بحکم **العاقل تکفیہ الاشارہ** ہماری اجمالی اشتہارون کو سمجہہ جائین اور اپنی تشدد سے باز آئین مگر جب ان اجمالی اشتہارون نے اِن پر اثر نکیا اور انکا تشدد روز بروز بڑہتا نظر آیا تو ناچار ہمکو انکا نام لینا پڑا تاکہ کوئی ملک یا قوم کا خیر خواہ (گورنمنٹ یا خود رعایا) انکو اتنا تو پوچہے کہ تمہارا اپنی مخالفین مذہب پر حکم قتل (اگر بہ عیسائی عام لوگون مین ہانگیا) کیا اثر پیدا کریگا؟ اور کیا اس سے مفسدہ ۱۸۵۷ء کا نمونہ جلوہ گر نہ ہوگا۔

اُن کا یہہ حکم قتل مخالفین مذہب اُسی **غلط فہمی** سے **جہاد** پر مبنی ہے۔ اور انکا یہہ غلط خیال نہ صرف اِنکے دل کو قتل وجہاد مخالفین پر برانگیختہ کرتا ہی بلکہ اُن کی قلم و زبان کو بہی اس قتل وجہاد کی ترغیب مین جاری رکہتا ہی۔ رسالہ **انتظام المساجد** مین تو انکا تحریری حکم قتل ناظرین نے دیکہہ لیا ہے **ایک** اور رسالہ (انتصار الاسلام) مین جو اِن سب بہائیون (محمد عبد العزیز وعبد اللہ) نے ملکر تالیف کیا اِس قتل وجہاد جابجا نہ صرف ذکر بلکہ اِسپر فخر موجود ہے (دیکہو دیباچہ اِس رسالہ کا صفحہ ۳ اور رسالہ کا صفحہ ۳-۱۹-۲۰ وغیرہ) اور **طرفہ** لائق افسوس یہہ کہ یہہ لوگ بحکم بدنام کنندہ نکونامی چند * **سلطان روم** (سلمہ اللہ ملکہ وسلطنتہ) کو بہی اپنا ہمخیال بناکر **بدنام کرنا** چاہتے ہین اور اِس رسالہ مین یہہ جتاتے ہین کہ جس جہاد کے ہم مدعی ہین جناب سلطان روم بہی جہاد کیا کرتے ہین اور جو انکی ملکی لڑائیان اقوام غیر سے قایم ہوتی ہین وہی جہاد ہے جسکو ہم مذہبی جہاد سمجہتی ہین ہم حیرت وتعجب مین ہین کہ یہہ مسائل جنمین قتل وجہاد مخالفین مذہب کی کہلم کہلی ترغیب پائی جاتی ہے گورنمنٹ میں پیش نہیں ہوتے؟ یا پیش ہوکر کسی مصلحت سے انسے چشم پوشی کیجاتی ہے۔ بہر حال ان مسایل اور انکے مضمون کیطرف سے غفلت پولیٹیکل اصول کے مخالف ہے جس سے بلوی عام وفساد وانتظام کا خوف ہے آیندہ گورنمنٹ ان امور کو بہی ہرگز اسے بہتر سمجہتی ہے۔

اور گلابی چو ورقہ (جو زرد رو ہوکر+ ۲۰ صفحہ مین مطبع فیض عام دہلی مین دوبارہ چھپا ہے اور اسپر لودہانہ - **پانی پت - دیوبند - گنگوہ** - رامپور وغیرہ کے علماء کی مہرین زیادہ کی گئی ہین) والے بہی ان (لودہانہ والون) سے کچہہ کم نہین ہین اونہون نے بہی اس زرد رو رسالہ کے صفحہ ۱۹ مین صاف لکہدیا کہ جس قدر شمشیر دست وزبان کے ذریعہ سے انکا مقابلہ کیا جاوے تہوڑا ہے -

اب اس سے بڑہکر روشن دلیل انکے اہلحدیث کے جانی دشمن ہونے اور ان کے خون کے پیاسے ہونے پر کوئی کیا چاہیگا۔ انکی ان تحریرات سے (جنمین لفظ قتل وشمشیر موجود ہے) بہی منصفین حکام وعامہ ناظرین کو ان کے دشمن اہلحدیث ہونیکا یقین نہ آیا تو معلوم نہین اور کس دلیل سے اور کب یہہ یقین آئیگا۔ کیا اب ہی جبکہ غدر ۱۸۵۷ء کی طرح اہلحدیث پر غدر مچایا جاویگا ر اہلحدیث کا گلا کاٹا جاویگا۔

ے) سلطنت روم ہمارا فخر ہے اور سلطان روم

ماری عزت کیونکہ وہ سلطنت اسلامی سلطنت ہے اور سلطان ایک اسلامی بادشاہ یکن امن عام وحسن انتظام کی نظر سے (مذہب سے قطع نظر) **برٹش گورنمنٹ** بہی ہم سلمانون کے لئے کچہہ کم فخر کا موجب نہین ہے اور خاصکر گروہ اہلحدیث کے لئے تو یہہ سلطنت ی لحاظ امن وآزادی اسوقت کی تمام اسلامی سلطنتون (روم ایران خراسان) سے بڑہکر فخر کا حل ہے۔ **مذہب** عیسائی گو تو کوئی مسلمان حق پر نہین سمجہتا اور جو حق پر سمجہے وہ مسلمان نہین ہے اس مزید فخر کا موجب ومقتضی برٹش گورنمنٹ کا اہل اسلام کو مذہبی آزادی دینا اور انکے ہبی امور مین دست اندازی نکرنا ہے۔

ریاست روم بہی گو اس آزادی کی رعایت سے معرا نہین ہے کیونکہ مختلف مذاہب (عیسائی یہود وغیرہ) کے لوگ اس سلطنت مین باامن اوقات بسر کرتے ہین ولیکن اس سلطنت خصوصاً اسکے ماتحت ملک حجاز **علی الخصوص** حرمین شریفین مین **خاصکر**

+ یعنی ضد کا مذہب۔

مسلمانون کی مختلف قومون کے حقمین اس مسئلہ آزادی پر سلطان روم سے پورا پورا عمل نہین ہوسکتا اس تکمیل تعمیل سے سلطان کو علماء و شیوخ اسلام مانع و مزاحم ہوتے ہین جنکی حکم و فتوے کو حکم آلہی سمجہا جاتا ہی وہ جسکا عمل یا اعتقاد اپنے فہم و خیال کے مخالف پاتے ہین (فروعات فرعیہ سے کیون نہ ہو) اسپر جہٹ فتوی کفر یا ضلالت کا لگا لیتے ہین اور اسکو اسکی اعتقاد کے موافق عمل کرنے نہین دیتے۔ ✝ یہہ لوگ سلطنت روم کے حصہ دار و شریک ہوتے تو سلطان روم بہی ماشاء اللہ اس آزادی کی رعایت مین برٹش گورنمنٹ سی کم نہ ہوتے۔

اس امن و آزادی عام و حسن انتظام برٹش گورنمنٹ کی نظر سے اہلحدیث ہند اس سلطنت کو از بس غنیمت سمجہتی ہین اور اس سلطنت کی رعایا ہونیکو اسلامی سلطنتون کی رعایا ہونیسے بہتر جانتے ہین اور جہان کہین وہ رہین یا جائین (عرب مین خواہ روم مین خواہ اور کہین) کسی اور ریاست کا محکوم و رعایا ہونا نہین چاہتے۔ گو اسلامی ریاستون کے رئیسون کو وہ اپنا فخر سمجہین اور جایز طور پر انکی معاونت کو قومی ہمدردی خیال کرین جیسا کہ روم و روس کے جنگ مین اہلحدیث ہند نے بشمول عام مسلمانان ہند بیوگان و یتیمون کے لئے چندہ دیا جسمین بشمول مسلمانان لاہور کسیقدر (پچاس روپیہ) خاکسار نے بہی پیشکش کیا تہا۔

(۸) مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث ملک ہند مین ایک ہی ایسے شخص ہین جو علم حدیث(۱) کثرت(۲) تلامذہ کثرت اتباع(۳) عام قبولیت(۴) مین اپنا ثانی نہین رکہتے۔

افاضل و اماجد اس گروہ اہلحدیث مین اور یہی ہین جنسے علم کی اشاعت بذریعہ تالیفات اور سنت کی اقامت بذریعہ تحریرات اور دین کی تجدید بازالہ منکرات و بدعات بہت ہ

✝ اسمین اسبات کیطرف اشارہ ہی کہ اگر کوئی ناجایز صورت معاونت پیش آوی مثلاً (خدانخواستہ باشد) برٹش گورنمنٹ سی سلطان روم کی نااتفاقی ہوجائے اور مقابلہ کی نوبت آوے تو اس صورت مین اہلحدیث ہند اپنی اسلامی ریاستون کو (روم ہو خواہ اور) ہرگز مدد نہ دینگے اور نہ ان کے ساتہ ہون گے اپنی اسی مہربان گورنمنٹ پر جان و مال نثار کرنیکو حاضر و مستعد ہونگے۔ اس پیشگوئی کو

✚ یہہ حضرات مقلدین ہین جو علم الحدیث کو مجتہدون کا خاصہ سمجہتے ہین۔

ولیکن اِن اُوصاف اربعہ خصوصًا وصف چہارم مین ہم کسیکو اُنکا نظیر نہین پاتے۔ اور اس نظر سے ہم کہہ سکتے ہین اور گورنمنٹ کو اسکا یقین دلاسکتے ہین کہ مولانا ممدوح کی تعظیم وتکریم تمام گروہ اہلحدیث کی (جنکی تعداد ان کے مخالفین اسی لاکہہ بتاتے ہین اور حقیقت مین انکی تعداد اس سے بہی زیادہ ہے) تعظیم وتکریم ہے اور انکی توہین کل گروہ اہلحدیث کی توہین امور واجب التمہید طی **ہوئی** اب اصل حال کی تفصیل اور اُسکی نتائج کا بیان ہوتا ہے وباللہ التوفیق

مولانا ممدوح نے دہلی سے سفر حج کا ارادہ کیا تو صرف اسی خوف سے کہ مکہ مکرمہ مین مولوی **رحمت اللہ** وحاجی **امداد اللہ** تشریف رکہتے ہین اور وہ ہمیشہ اہلحدیث کی ایذا رسانی مین ساعی ہین۔ اور خاصکر مولوی رحمت اللہ تو جناب ممدوح کے تو وہ زمانہ غدر سے خون کے پیاسے ہین۔ مولانا ممدوح نے **دو** انگریزی **چٹھیان** اپنے ساتہہ لین **ایک** تو صاحب کمشنر

Maulavi Nuzir Husein is a leading Maulavi in Dehli who in difficult times has proved his loyalty to the British Government and in his pilgrimage to Mecca I hope any British Officer whose help or protection he may need will afford it to him as he most fully deserves it.

(Signed) J.D.Tremlett B.C.S.
Commissioner & Supdt
Delhi Division.

AUGUST 10th
1883.

دہلی کی چٹھی جو حاشیہ مین منقول ہے اور اسکا حاصل یہہ ہے مولوی نذیر حسین دہلی کے ایک بڑے رہنما (یا عالم) مولوی ہین جنہون نے مشکل وقتون مین اپنی نمکحلالی گورنمنٹ پر ثابت کی ہے اب وہ اپنی فرض زیارت کعبہ کی ادا کرنیکو مکہ جاتے ہین۔ مین امید کرتا ہون کہ جس کسی افسر برٹش گورنمنٹ

کوئی جہوٹی خوشامد سمجہے تو وہ **مصر** ہی کے معاملہ کو جو ابہی گذرا ہے دیکہہ لے۔ اسمین نواب صاحب بہوپال

کی وہ مدد چاہین گے وُہ انکو مدد دیگا کیونکہ وہ کامل طور سے اِس مدد کے مستحق ہین۔

دستخط

دہم اگست
۱۸۸۳ء

جی ڈی ٹرمبلیٹ بنگال سول سروس
کمشنر دہلی

دوسری مسٹر لییبن کی چہٹی بنام کانسل مقیم جدہ جسمین مولانا ممدوح کی خیرخواہی زمانہ غدر کا بیان مفصل بیان تہا اور اسمین مولانا ممدوح کے مخالفین مقیم مکہ کا حال بھی جتایا گیا تہا تاکہ کانسل برٹش گورنمنٹ انکی شر و فساد سے مولانا کو بچا دے اور اُنکی رعایا گورنمنٹ ہونے اور زمانہ غدر خیرخواہی کی رعایت کرے۔

یہہ چہٹہیان ساتھ لیکر **مولانا** ممدوح دہلی سے روانہ ہوی تو اُدہر سے آپ کے حریف بھی (جو ہندوستان مین رہتے ہین اور بوجوہات مذکورہ بالا کے سبب آپکے جانی دشمن اور خون کے پیاسے ہین اور آپ کے قتل کو اپنا مذہبی فرض جانتے ہین) آپ کے تدارک کے لئے مستعد ہوئے **اور** اُنہون نے **چند اشخاص** بطرف مواضع (پنجاب - دیوبند دہلی بدایون وغیرہ) گلابی چوورقہ رسالہ (زیر [illegible] کہو کر پیش قبض یا تمنچہ) ہاتہہ مین دیکر روانہ کئے۔ پس **پہلے** تو یارون نے **بمبئی** پہنچکر مولانا ممدوح پر وار کرنا چاہا اور چند علماء بمبئی کو اپنے ساتھ ملا کر اس گلابی چوورقہ کے **سوالات** مین کچھہ اور کفریات بڑہا کر مولانا ممدوح کے سامنے پیش کیا جس سے **مقصود** ان حضرات کا صرف یہہ تہا کہ ان سوالات سراسر افترا ات

[illegible]

بقیہ صفحہ ۲۹۴ + نے (جو اہلحدیث کے ایک سرگروہ ہین) ریاست بہوپال کیطرف سے کس خلوص و مستعدی کے ساتھ عرابی پاشا کے مقابلہ کے لئے گورنمنٹ کو جان و مال سے مدد دینے پر آمادگی ظاہر کی تہی جس پر گورنمنٹ ہند نے ریاست اور نواب صاحب ممدوح کا شکریہ ادا کیا اور اس مضمون کا ایک خاص مراسلہ ارسال فرمایا چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۶ مین بصفحہ ۶۰ نواب صاحب کی کتاب ترجمان وہابیہ سے اسکا حال منقول ہو چکا ہے۔

+ وہ چہٹی برٹش کانسل نے جسکے نام تہی رکہہ لی ہے وہ بعینہ نقل نہین ہوئی۔

کو سنکر مولانا ممدوح اور آپ کے رفقا کو خواہ مخواہ طیش و جوش آویگا اور اس سے معاملہ طول پکڑ لیگا **مگر** مولانا ممدوح انکی غرض فساد کو تاڑ گئے اور ان سوالات کے جواب مین بجز اسکے کہ انکو افترا و کفریات قرار دین کچھ بولنا مناسب نسمجھی انکی تفصیل ہم اشاعۃ السنہ نمبر ۳ مین بضمن مضمون ترقی معکوس اور نمبر ۹ مین بضمن جواب† مشیر قیصر نمبر ۳ بخوبی کر چکے ہین اور مخالفین کے اخبارات و اشتہارات جو ہندوستان و پنجاب کے گلی کوچون مین پہر رہی ہین نیز ہمارے بیان کے مصدق ہین۔ **جب** مولانا ممدوح **سٹیمر** (آگبوٹ) مین سوار ہوئی تو آپ کے حریفون کی پارٹی (ٹولی) جو اس سٹیمر مین سوار تھی وہان بھی چہیڑ چہاڑ سے نٹلی۔ مگر مولانا ممدوح نے امتثال آیۃ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِیْنَ وہان کسیکی نسنی اور ہر طرح سے خیریت رہی*

جب مولانا ممدوح **مکہ شریف** مین پہنچے اور انکے حریف بہی وہان داخل ہوئے۔ تو مولانا ممدوح کو جام شہادت پلانے یا مکہ مین قید کرانے کے لئے ان حضرات نے وہان ایک کمیٹی مقرر کی۔ جس کے **پریسیڈنٹ** وہی مولوی رحمت اللہ مذکور تہے اور **ممبر**† وہی حاجی امداد اللہ۔ مولوی **عبد†القادر** بدایونی مولوی **خیر الدین** (اسکا حال اصلاح یافتہ بمبئی کے سرکاری دفترون اور عام لوگون سے معلوم ہو سکتا ہی) اور چند اشخاص دیوبند وغیرہ تہے۔ **اس کمیٹی** کی رات دن کارروائی اور تدبیر آرائی یہہ تھی کہ جس طرح ہو سکے مولانا کو یہان شہید کرا دین یا حبس دوام مین پہنسا دین مگر چونکہ ایام حج مین عام ساکنان مکہ (مطوف یون مولوی۔ مفتی۔ قاضی۔ گواہ وغیرہ) سبہی **ہات فلوس** (یعنے فلوس لاؤ) کے ورد مین رہتے ہین اور فلوس کمانیکے لئے حاجیون کے ارد گرد پہرتے ہین اور گہر گہر کا طواف

---

† ان ہی مین سے بعض بمبئی وغیرہ بلاد ہندوستان مین پہنچکر اپنی کارروائیون کے گواہ مین ہوئے ہین جنکی شہادت کو ہمارے ملکی ریفارمر (اخبارون کے ایڈیٹر) معززا در سنۃ اللہ متقی فاضل مجاج کی شہادات قرار دیتے ہین یہ لوگ سے یکی دزد باشد کہ پردہ دار پر عمل کرتے اور اپنا گواہ کسی اور کو بناتے تو امر جدید و عجیب نہ تہا ایسا پہلے بہی ایسے لوگون سے ہوتا چلا آیا ہے۔ یہ بڑا تعجب ہے کہ خود ہی مدعی اور خود ہی گواہ۔

جب جہاز [illegible] تمام ہوا
وار [illegible] کے ساتھ شامل ہے
* اس [illegible] رہبر کا ایک سبب
[illegible] تھا کہ انکو [illegible] کا نسل
مقیم [illegible] نہ صاحب نے
مولانا ممدوح کا جہاز مذکور
کو دیکھا جب اگر ہم کیا [illegible]
شہر کا [illegible] مین رہ [illegible]
آپ کی ملاقات کے لئے آ رہا
مگر افسوس وہ اسی جگہ [illegible]
[illegible] ہو گیا اگر وہ
واپس آتا تو مولانا
[illegible] کا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتے مین لہذا تا فراغ حج کوئی کسی سے (اسکے باپ کا قاتل کیون نہ ہو) تعرض نہین کرتا اسوجہ سے اس کمیٹی کی کوششون کا نتیجہ اسکے سوا اور کچہہ ظاہر نہ ہوا کہ اونہون نے اپنی خیالی و جعلی مقدمہ کے لئے گواہون کو (جنکی تعداد پانسا، کہ کی تقریر آیندہ سے ساڑہی تین سو معلوم ہوتی ہے) سکہا پڑہا کر آمادہ و زیر دست کر رکہا مقدمہ عدالت مین پیش نہ ہونے پایا مولانا ممدوح نے طمانیت خاطر سے فریضۂ حج ادا کیا۔

بعد فراغ حج مولانا ممدوح کے ایک **رفیق** (مولوی مظفر حسین صاحب عظیم آبادی محی الدین پوری) نے **ہر چند** مولانا کی خدمتمین باصرار عرض کیا کہ یہہ جو کمیٹیان ہماری نسبت رات دن ہورہی ہین یہہ بے اثر دکہائی نہ دینگی۔ آپ فریضہ حج ادا کر چکے ہین آپ کے لئے اب یہی بہتر ہے کہ یہان سی چلدین **مگر** مولانا ممدوح (جو اتباع سنت کے عاشق اور بحکم حدیث مندرج حاشیہ زیارت مسجد + نبوی کی (جو زیارت مرقد مصطفوی کی بہی متضمن و مستلزم ہے) نہایت شایق تھے اس اصرار کو کب ماننے لگے تہے؟ وہ حضرت ابوذر غفاری + کیطرح باشتیاق زیارت و نیز بانتظار قافلہ ۲۲ ذالحجہ تک

> قال رسول اللہ صلعم لا تشدوا الرحال الا الی ثلثۃ مساجد۔ مسجدی ہذا والمسجد الحرام والمسجد الاقصی۔ صحیح مسلم ص۴۳۲ جلد ا۔
>
> المعنی المتبادر الی الفہم عند اہل الانصاف

+ صحیح مسلم وغیرہ مین حضرت ابوذر غفاری سے روایت ہی کہ آپ زیارت نبوی کے ارادہ سے مکہ مکرمہ مین پہنچے تو مشرکین مکہ سے ڈر کے مارے آنحضرت صلعم کا نام لیکر انکا پتہ نہ پوچہ سکے۔ یون پوچہنے لگے کہ جسکو تم صابی کہتے ہو (جیسا کہ اسوقت کے لوگ اہلحدیث کو وہابی کہتے ہین) وہ کہان ہی۔ مشرکین مکہ تاڑ گئے کہ یہہ خود بہی کوئی صابی ہی اور پتہر ڈہیلان (جو ہاتہہ مین آیا) لیکر آپ پر پل گئے اور ایسا مارا کہ خون آلودہ کر دیا۔ آپ بیہوش ہوکر گر گئے پہر کئی دن کے بعد تندرست ہوکر بوساطت حضرت مرتضی علیہ السلام آنحضرت کی زیارت و اسلام سے مشرف ہوئے جب چلتے ہوئے اونہون نے مشرکین کے سامنے اظہار اسلام کیا اور کلمہ شہادت پڑہا تو پہر مشرکین نے بے ہی مارا اور زمین پر لٹا دیا یہانتک کہ حضرت عباس نے آکر چہڑایا (دیکہو صحیح مسلم ص۲۹۶) مولانا ممدوح کو حال کے مسلمین کرنے یہہ سلوک نہین کیا مگر انکا اشتیاق زیارت مین اس ظلم کے تحمل سے دریغ نہ تہا جرم اتباع سنت مین وہ شہید ہی کر دیتے تو

ھوللنہی عن السفر الی مکان الا المساجد الثلثۃ والامکنۃ من جنس المساجد غیر انہ جنس بعید ولا یجب فی المستثنی المفرغ ان یکون جنسا قریبا للمستثنی - (لمعات شیخ عبد الحق دہلوی)

وہین پڑی رہی۔ اتنے مین یار لوگ بہی **ہات فلوس** کے ورد سے فارغ ہو کر کونسے کیسے (جیب) بہر کر مولانا ممدوح کی نسبت مخالفانہ کارروائیون کے لئے مستعد ہو گئے۔ تب اس کمیٹی نے محمد عمر مؤذن وغیرہ کے ذریعہ سے مولانا ممدوح کی نسبت یہہ مخبری کرا دی کہ آپ وہابی (یا معتزلی) ہین آپنے یہہ رسالہ (گلابی چو ورقہ)‡ تالیف کیا ہے جسمین خنزیر کی چربی کو اور خالہ سے نکاح کو حلال کہا ہے وغیرہ وغیرہ **جسپر** بادشاہ کیطرف سے مولانا ممدوح کی طلبی ہوئی **۲۳ ذی الحجہ** کو بروز پنجشنبہ دس بجے دن کے تین سپاہی اور ایک افسر (محمود آغا نامی) جن کے ہاتھ مین ایک فہرست تہی (یا بقول مخالفین وارنٹ) جسمین چہہ اشخاص (مولانا ممدوح - ڈپٹی امداد العلی - مولوی سلیمان (حجاج) مولوی اکبرالدین - مولوی محمد - مولوی جان علی (مہاجرین مکہ)) کے نام درج تہے ان لوگون کی طلبی کو آئے اُس مکان مین جہان وہ پہونچے اِس فہرست کا (بجز مولانا ممدوح) کوئی آدمی نہ تہا - مولانا ممدوح کے علاوہ پانچ آدمی اور نام (مولوی تلطف حسین - محمد احمد - حفیظ اللہ - خدا بخش - رشید احمد) کے اس مکان مین موجود تہے - ان سپاہیون نے بجز مولانا

---

‡ مصرع چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد سنا کرتے تہی مگر اسکا مشاہدہ اچہی طرح اس مقام مین ہوا کہ جو رسالہ مولانا ممدوح کے مقابلہ مین اردو مین آپکے مخالفون نے تالیف کیا ہی وہ محکمہ عدالت عالیہ مکہ مکرمہ مین مولانا کی تالیف قرار دیا گیا - اور جب مولانا ممدوح کیطرف سے اسکا جواب شافی ملا اور ثابت کیا گیا (چنانچہ اسکا بیان عنقریب آئیگا) کہ یہہ رسالہ آپکے مخالفون نے تالیف کیا ہی تو مخبر بیدین اور گواہون کو حلف دروغی پر کچہہ مواخذہ نہ ہوا - سبحان اللہ کیسے مخبر و گواہ ہین؟ اور کیسے حاکم جہان پناہ ہے وزیرے چنین شہریارے چنان جہان چون نگیرد قرار چنان -

ممدوح نام کسیکا نہ پوچہا چہ ناموں مندرجہ فہرست کا عدد† و شمار اِن چہہ اشخاص حاضرین سے پورا کرلیا۔ اور اُنکو معہ چند رسایل مناسک حج (جو اُنکی تلاشی لینے سے برآمد ہوئی اور اُن کے سوا کوئی کتاب یا رسالہ اُن کے اسباب سے نہ نکلا تہا) دیوان (کچہری) پاشا مین پہنچایا۔

مکہ مکرمہ مین برٹیش کانسل مقیم جدہ کا نائب یا اسسٹنٹ ایک مسلمان عہدہ دار (عبد الرزاق نامی) رہتا ہے (جس سے ہماری پیشین گوئی نمبر ۸ جلد ۶ صفحہ ۲۳۷ کی ہماری تجویز سے پہلے ہی تصدیق و تعمیل ہو چکی ہے) **اُسنے** مولانا ممدوح اور آپکے رفیقون کو (جب وہ مکہ پہنچتے ہی ان سے ملے تھے۔ اور اُسکو انگریزی چٹہیان دکہائین اور مخالفین کی تجویزات مخالفانہ سے اطلاع دی) یہہ **ہدایت** کردی تہی کہ آپ طمانیت سے اپنے شعار مذہبی ادا کرین اور کسی سے کوئی تعلق نہ رکہین اور جب کوئی وقت بازپرس پیش آوے آپ مجہے فوراً اطلاع کرین اور خود طلبی پر بلاتوقف پاشا کے پاس حاضر ہو جائین اس

---

† یہہ عجیب کارروائی ہے کہ مجرم تو (بلا وجہ) کسی کو ٹہرایا اور پکڑ لیا کسیکو۔ ہمارے ملک پنجاب مین سکہون کی حکومت مین ایسا دستور تہا کہ جب کسی کار دار (تحصیلدار یا حاکم) سے جرم ثابت ہوتا تو بجائے اُسکے اسکی جورو بیٹون کو پکڑ لیا جاتا اور بعض اوقات بعض کاردارون کو بلا جرم ہی پکڑ لیا جاتا جب وہ عذر کرتا کہ حضور مینے تو کوئی جرم نہین کیا تو سرکار سے یہہ جواب ملتا کہ تو بیس برس تک کوئی جرم **نکریگا** تو کیا ہم تجہے **نہ پکڑینگے؟** تیرے **جرم کے منتظر بیٹہے** رہینگے؟ مگر قرآن و اسلام ہرگز اجازت نہین دیتا کہ کسیکو بلا جرم پکڑ لین۔ یا ایک کے جرم مین دوسرون کو گرفتار کرلین **آیہ** **لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى** (یعنے کوئی بوجہ اُٹہانیوالہ دوسرے کا بوجہ نہین اُٹہا سکتا) قرآن مین موجود ہے۔ خدا جانے ہماری نامی مسلمان صاحب سلطنت اِس آیۃ کو اہل حدیث کی بنائی ہوئی سمجہتے ہین؟ یا اسپر عمل کرنا عیسائیون کا حصہ خیال کرتے ہین۔ اِن کی اس قسم کی کارروائیون پر ہم افسوس نہ کرین تو کیا تعریف کرین؟ جو کہنا تہا انصاف سے کہو۔

سے مطلع ہوکر نائب مذکور نے فوراً اپنے وکیل (یا مترجم محمد یوسف نامی) کو پاشا مکہ کے پاس بھیجا اور یہہ دریافت کیا کہ آپنے رعایا برٹش گورنمنٹ کو عدالت میں کیون طلب کیا ہے پاشا مکہ نے جواب دیا کہ لوگون نے انکی اس قسم کی (جسکا ذکر مضمون مخبری مین ہوچکا ہی) شکایت کی ہے۔ وکیل نائب کونسل نے جواب مین کہا کہ جن امور کی وہ شکایت پیش کرتے ہین ان امور کے مرتکب یہہ اس حدود مین نہین[†] ہوئے۔ لہذا ان پران امور کے سبب اس سلطنت کا مواخذہ ناواجبی ہے۔ یہہ سنکر پاشا مکہ نے آپکو رخصت کیا اور **مقدمہ ڈسمس ہوا** یہہ آنا اور جانا اور سوال وجواب سب کچھہ تقریباً ایک گھنٹہ مین ہوا۔

یہہ **امر** مولانا ممدوح کے مخالف کمیٹی کو نہایت شاق گذرا اور اپنی ندامت و ذلت کا باعث معلوم ہوا۔ تو انہون اسیوقت متعدد وسایل داخلی وخارجی بہم پہنچاکر اور بہت سے لوگون کے شہادت (جنکی تعداد پاشا کے بیان آیندہ کے موافق ساڑہی تین سو تک ہے) پیش کرکے اسیدن کی شام کو مولانا ممدوح اور ان کے ان ہی سابق ہمراہیون کو پھر **عدالت** مین طلب کرایا۔ اسوقت جو ایک سپاہی اور ایک افسر انکی طلبی کو آئے تھے انھون نے بہی کسی کے نام کو دریافت نہ کیا جو چار آدمی اسوقت موجود تھے انکو ساتھ لیکر دیوان کا راستہ لیا۔ دو آدمی جو انہین نہ تھے انکی تلاش و انتظار مین کسیقدر راستہ مین دروازہ حرم اور دیوان پاشا کے قریب توقف ہوا۔ اتنے مین **نائب کانسل جدہ** (عبدالرزاق مذکور) اس حال سے مطلع ہوکر خود حرم مین پہنچا اور اپنے نائب یا وکیل) محمد یوسف کو پاشا کے

[†] یہہ بات وکیل نائب کانسل نے اصلیت سے قطع نظر اور مذہبی بحث کو ایکطرف کرکے کہی جسمین پاشا کو کوئی عذر یا بحث پیش کرنیکی جگہہ نہوئی۔ بنظر اصلیت وکیل یہہ بھی کہسکتا تھا کہ یہہ سب باتین جو ان کے ذمہ لگائی گئی تھین افترا وبہتان ہیں چنانچہ مولانا ممدوح اور آپکے رفیق نے اپنے جوابات مین بہی لکہایا اور ایسا ثابت کردیا کہ پاشا نے بہی اسکو مان لیا اور بعد تسلیم براءت کا سارٹیفکٹ دیا جسکا ذکر آیندہ (صفحہ ۳۰۳) آتا ہے۔

پس دیوان ہی میں بہجوایا اور ویسے ہی سوال جواب ہونے لگے۔

اس سوال و **جواب** میں وکیل (**محمد یوسف**) کئی دفعہ پاشا کے پاس گیا اور آیا **آخر** پاشا کیطرف سے یہ **جواب لایا** کہ ہمنے انکو حفاظت کے لئے اور مصلحۃً و **احتیاطاً** یہاں رکہنا چاہا ہے اسوقت ہم انکو بلا تحقیقات چہوڑ دین گے تو بہگو کشت وخون ہو جانیکا خوف ہے ان کے حاسد و مخالف جو اس **وقت جوش** مین ہین انکو جیتا+ نہ چہوڑین گے۔

یہہ **سنکر** صاحب کانسل اور اسکے وکیل نے ناچار و **مایوس** ہوکر مولانا ممدوح کو یہہ کہدیا کہ یہان کسی آئین وقانون کی پابندی نہین ہے لہذا ہم اس سے زیادہ پاشا کو کچہہ نہین کہہ سکتے آپ دیوان میں حاضر ہو جامین۔ یہہ کہکر انہون نے اپنی جگہہ کی راہ لی اور ان حالات کی رپورٹ اپنے افیسر مقیم جدہ کو کردی۔ وہ رپورٹ یقین ہے برٹش کانسل جدہ نے انگلینڈ کو روانہ کی ہوگی۔ **مولانا ممدوح** معہ اپنے پانچ رفیقون کے دیوان مین پہنچے۔ اور رات بھر اسی دیوان کے **ایک کمرہ** مین رہے۔ ۲۴ کو جمعہ کا دن تہا وہ بہی اسی دیوان مین بسر ہوا اسدن مولانا ممدوح اور آپکے رفیقون کا جمعہ‡ وطواف فوت ہوا۔ اسی دن **شیخ الہنود** (ہندیون کے نمبردار) یعنی محمد حسین نامے کی تحریک سے تحقیقات مقدمہ کے لیے وہ لوگ پیش ہوئے

+ یہہ بہی زبردستی ہوئی۔ جن ظالمون کیطرف سے خوف و ظلم و دغا کا اندیشہ تہا انکو تو کچہہ نہ کہا چارہ [illegible] مظلومون کو بند کر رکہنا مناسب یون تہا کہ ان مفسدون کو سمجہایا جاتا یا اور [illegible] جو ایشان ظلم و دغا کا خوف رکہتا ان سے [illegible] ایسا جانا یا [illegible] حالات مین [illegible] جاتا ہے [illegible] ہماری [illegible] گورنمنٹ کا اصول ہے۔ پاشا [illegible] تو نہین [illegible] کہ وہ اس اصول سے ناواقف ہو [illegible] ناچار یہی کہنا پڑیگا کہ یہہ محض [illegible] حقیقت مین پاشا [illegible] اسوقت [illegible] ان مفسدون [illegible] منظور نہی [illegible] کارروائی [illegible]

‡ جس [illegible] انکا کوئی جرم [illegible] اسوقت [illegible] ہوا [illegible] اگر [illegible] احتیاط [illegible]

جب ان کے نام دریافت کیے گئے تو معلوم ہوا کہ نہین (مولانا ممدوح کے سوا) اِس شہر کا ایک آدمی نہین ہے اِسوقت حضور پر نور پادشاہ کی آنکہین کہلین اور اپنے نائبون کی غلطی آپ کو نظر آئی پس آپ نے ان پانچ اشخاص سے جو بلا دریافت نام دو دفعہ مولانا ممدوح کے ساتہہ بلائے گئے تہے یہہ معذرت کی کہ ہمارے نائبون† کی غلطی سے آپ لوگونکو

بقیہ حاشیہ

کے لئے تہا تو پہر اُنکو نماز جمعہ سے (جو اہم اشعار اسلام سے ہے)* کیون روکا اور مسلمانون کی (جو ان کے مخالف نہ تہے) جماعت مین یا سپاہیون کی صف مین یا اُن سپاہیون کے (جو مکہ مین رہکر بہی نماز نہین پڑہتے) پہرہ‡ ہی مین اُنکو جمعہ پڑہنے دیا ہوتا۔ ہمارے ملک ہند مین بعض انگریزی افیسران اپنے ماتحت مسلمانون کو جمعہ وجماعت سے مانع ہوتے ہین تو حاکم بالادست ان مسلمانون کی شکایت پر توجہ کرتے ہین۔ اور اُنکو نماز وجماعت کی اجازت دیتے ہین اور اکثر دفترون اور سکولون مین تو بے روک ٹوک جمعہ وجماعت کے لئے اجازت ہوجاتی ہے۔

ہماری فخر وعزت اس اسلامی سلطنت کو دیکہو کہ مسلمان ہوکر مسلمانون کو ذراسی احتیاطی نظربندی پر نماز جمعہ سے روکا۔ پہر ہم کیون نکہین کہ اس آزادی کی نظر سے برٹش سلطنت اسلامی سلطنتون سے بہتر ہے جو لوگ ہماری ایسی باتون کو اسلام یا سلطان روم یا پادشاہ مکہ اہانت قرار دیتے ہین وہ ہمکو اسبات کا جواب دین حدیث سے نہ ملے تو فقہ ہی سے اسکی تائید مین سے کوئی روایت نکال کر بتادین ورنہ ہمپر اعتراض کرتے ہوئے شرما دین اور انصاف کو کام مین لاوین۔

† ہمکو تو ان لوگون کی رہائی کی وجہ متعدد خطوط اور معتبر اشخاص سے یہی معلوم ہوئی ہے گر ہمارے ملکی ومذہبی ریفارمر علماء وایڈیٹر اس رہائی کی وجہ یہ سمجہتے ہین کہ وہ لوگ پاشا یا اسکے معاونون کو

---

* کتب تواریخ مین لکہا ہے کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز قیدیونکو بیڑی وغیرہ ڈالنے سے منع کرتے اور فرماتے کہ یہہ نماز پڑہنے سے مانع ہے۔ حاشیۃ الحاشیہ

‡ جیسا کہ ہمارے ہم مخبر اخبارون کے اڈیٹر بیان کرتے ہین کہ مولانا ممدوح کو دو ترک سوارون کی حراست مین مدینہ روانہ کیا ہے پہر کیا جمعہ کی نماز پڑہنے کے لئے کوئی ترک نہین ملتا تہا۔ [illegible]

تکلیف ہوئی ہے آپ معاف کریں اور ہمارے حق میں دعاء خیر کریں ہر چند اُن لوگون نے بہانہ بنایا [illegible] ہمارا کیا مقدور ہے کہ ہم معاف کریں مگر وہان سے حکم ہوا کہ جب تک آپ لوگ [illegible] اُن کو معاف نکرینگے پاشا صاحب خوش نہ ہون گے اسپر بتاکید اصرار ہوا آخر اُن لوگون کو مجبور ہوکر معاف کرنا پڑا تب سبکے بعد مولانا ممدوح رخصت ملی۔ حاجی [illegible] مولوی تلمذ حسین صاحب عظیم آبادی نے (جو مولانا ممدوح کے خاص رفیق سفر اور [illegible] رشید اور خادم تھے) یہہ رخصت قبول نہ کی اور مولانا ممدوح کو وہان اکیلا چھوڑنا [illegible] نہ سمجھکر یہہ بات صاف کہدی کہ مجھے یہان سے جانا منظور نہیں ہے جبتک کہ میرے [illegible] استاذ) کو یہان سے رخصت نہ ملے اور یہہ بھی کہا کہ میرا انکا خیال [illegible] مقابل مذہب

[illegible] شہرت [illegible] ہوتے ہین۔ اخبار نور الانوار و مظہر العجائب ہمراہ جدہ میں [illegible] شہر ہے۔ ایسی بات اگر [illegible] اصل مقدمہ مواخذہ کی یہہ وجہ بیان کیجاتی [illegible] مصداق [illegible] لیکن یہہ مقدمہ [illegible] جواب مین ہمارے [illegible] رفقا مرزا [illegible] اوراق [illegible] اور یہہ لکھتے کہ پاشا اور ساکنان [illegible] مگر اُن کو یہہ بات کہ اُن کے ہم مذہبون نے روپیہ خرچ کیا لکھتے ہوئے [illegible] کہ خیال [illegible] روپیہ [illegible] کہان خرچ ہوا اور کس نے لیا۔ جس نے لیا [illegible]

[illegible] ثابت [illegible] ہے اور یہہ تجویز ہماری تاریخ کرلے [illegible]

[illegible] افغان مین پائی جاتی مشہور ہے کہ جب دو کسی کو لوٹنا چاہتے ہیں [illegible] اور اسباب [illegible] ورنہ [illegible] الزام کرتے ہین۔

[illegible] مولوی [illegible] نظر بند رکھا پھر اُن [illegible] مسلمان ملکو کوئی نہ [illegible]

و مشرب بہی ایک ہے مین اِسوجہ سے بہی اُنسے جدا ہونا نہین چاہتا۔

مرحبا میرے پیارے دوست مرحبا۔ حق تلمذ یہی تہا جو آپ نے ادا کیا جناب ممدوح تو آپکے اور ہمارے بلکہ لاکہون اہل اسلام کے اُستاذ اور روحانی باپ ہین ایسی حالت مین تو دوست دوست سے جدا نہین ہوتا چنانچہ کسی صادق دوست نے کہا ہے سعدیؒ

پای در زنجیر پیشِ دوستان ؛ بہ کہ با بیگانگان در بوستان

اس معذرت اور رخصت کے بعد اور لوگ وہان سے چلیگئے مولانا ممدوح اور آپ کے اُس وفادار تلمیذ نے اُسی دیوان مین وہ شب اور ۲۴ ذی الحجہ کا تمام دن بسر کیا اُس روز اس فہرست کے باقیماندہ اشخاص (ڈپٹی امداد العلی - مولوی جانعلی - حاجی سلیمان وغیرہ) اور بہت سے اور لوگ جنکا اسوقت مخبرون+ نے نام لے دیا گو فہرست مین انکا ذکر نہتہا (مولوی محمد احسن مطوف - رمضانی باندہ - نواب بہادر وغیرہ) بلائے گئے اور اُن سے مختلف سوال وجواب ہوئے سو اِس مقام مین ہم اُن کے سوالات وجوابات اور سماعی حالات بیان نہین کر سکتے جب تک کہ ہم ان حالات کی اُن اشخاص سے تحقیق وتصدیق نہ کرلین جیسا کہ مولانا ممدوح اور اُن کے رفیق کے حالات کو اُن سے اور کئی اور معتبر اشخاص سے تصدیق کر چکے ہین۔

۲۵ تاریخ کو بوقت شب اول **مولانا** ممدوح پاشا کی پیشی مین بلائے گئے اور آپ سے پاشا نے چار سوال کئے۔

(۱) اول تجارت مین آپ زکوٰۃ کو واجب نہین جانتے (۲) خنزیر کی چربی کو آپ پاک جانتے ہین۔

+ اِسوقت بعینہ بمفسدہ ۵۷ء مگر پہلے زمانہ کا سا (جب مفسدون کو سزا ملی ہی نہی) حال ہو رہا تہا کہ جسکا نام فہرست مین یا مخبر کی زبان پر آیا اسکو بلاتحقیق پہانسی پر چڑہا یا اسوقت اگر یہہ عذر کیا جاتا کہ صاحب اس نام کے تو کئی آدمی ہین تو یہہ حکم ملتا کہ اس نام کے جتنے ہون سبکو پہانسی دیدو۔ ملک ہند مین تو غدر اسوقت طوفان مین یہہ حکم ہوا تہا جاری ہوئی بعدہ اس شہر کے لوگ اس سلطنت کے زمانہ مین ہی ایسے ہی احکام جاری رکہتے ہین۔

(۳) پہوپی† وخالہ کی نکاح کو آپ حلال جانتے ہین (۴) حنفی مذہب کو آپ کیسا جانتے ہین-

مولانا ممدوح نے **بجواب** سوال **اول** فرمایا کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب ہونیکا مین قایل نہین ہون (چنانچہ دہلی مین بہی مینے اسی مضمون کا فتوی دیا ہوا ہے جو سنہ ۱۲۹۶ مین مطبع حنفی مین چہپا✢ تہا) اور ہمارے مخالفون نے بہی اس مسئلہ کو خاص میری طرف منسوب نہین کیا اسبات کو آپ اس گلابی چوورقہ سے جس مین یہہ مسئلہ منقول ہے بخوبی تصدیق کر سکتے ہین اور بجواب سوال **دوم** وسوم فرمایا کہ مین مسلمان ہون اور اسلامی فرض (حج) ادا کرنیکو آیا ہون اور اگر مین چربی خنزیر کو حلال سمجہتا اور خالہ پہوپی سے نکاح کو جایز سمجہتا (جسکی حرمت نص قرآن مین وارد ہے) تو مسلمان کیون کہلاتا اور حج کرنیکو کیون آتا- اس قسم کا سوال مجہہ (مسلمان) سے کرنا کمال تعجب اور افسوس‡ کا محل ہے- اور بجواب سوال **چہارم** فرمایا کہ مذہب حنفی کو جیسا مین سمجہتا ہون آپ کو تب معلوم ہو جبکہ آپ اس مذہب کی بڑی مشکل واوق اور معتبر کتاب ہدایہ کا مطلب مجہہ سے سنین اور اپنے علماء ساکنان حرم سے بہی دریافت کرین پہر ہمارے بیان اور ان کے بیان مین موازنہ کرکے دیکہین⁜ کہ ہم اس مذہب کو کیسا سمجہتے ہین-؟

---

† پہوپی کے نکاح کی حلت کی تہمت سوالات علماء مبئی کے ذریعہ سے ان حضرات نے باشاکے خیال مین لگاے اور خالہ سے نکاح کی تہمت گلابی چوورقہ کے ذریعہ سے-

✢ دیکہو اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۶ صفحہ ۱۳۶

‡ یہی وجہ ہے کہ مولانا ممدوح نے علماء مبئی کے جواب مین اس سے زیادہ نہین کہا تہا کہ مین ان باتون کے قایل کو کافر جانتا ہون اور پہر انکو مخاطب نکیا جسکو یارون نے عاجزانہ سکوت کہہ دیا دیکہو

⁜ مولانا ممدوح کا یہہ **جواب** بڑا جامع اور پر مضمون ہے مگر خدا جانے شریف مکہ اور آپ کے حواشی اسکو کیا سمجہکر خاموش ہو گئے اور ہماری علماء ہند اسکو کیا سمجہینگے اسکا **مطلب** یہہ ہے کہ مذہب حنفی اور مذاہب اسلامی (شافعی حنبلی مالکی وغیرہ) کی طرح حق وخطا دونون کا مجموعہ ہے یہ نہین کہ کوئی مسئلہ حق اور خلاف

یہہ سنکر پاشا کا جوش کم ہوا۔ اور یہہ انکو معلوم ہوا کہ آپ بڑے فاضل ہین اور یہہ اتہام انکی نسبت صحیح نہین ہین اس امر کی مزید تحقیقات کے لیے آپنے مولانا ممدوح کو دوسری کمرہ مین بہجوایا اور آپ کے اُس شاگرد رشید (مولوی تلطف حسین صاحب) کو بلاکر ان سے حسب ذیل استکشاف حال کیا اور انکا اظہار لیا۔

سوالات	جوابات
(۱) تم کہان کے رہنے والے ہو۔	(۱) نواح عظیم آباد پٹنہ کے۔
(۲) مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب پاس کب سے ہو	(۲) عرصہ چہہ سال سے۔
(۳) تمہارا بھی وہی مذہب ہے جو آنکا ہے۔	(۳) ہان صاحب وہی مذہب ہے۔
(۴) تمہارا شیخ (اوستاذ) کی تالیف کون کون کتاب ہے؟	(۴) فلان رسایل وکتب ہین (جنمین گلابی ورقہ کا نام نہ آیا)
(۵) کیا چو ورقہ گلابی (جامع الشواہد فی اخراج الوہابین عن المساجد) جسمین خنزیر کی چربی کو حلال اور خالہ سے نکاح کو جائز کہا ہے) تمہارے شیخ کی تالیف نہین ہے	(۵) آپ کا یہہ سوال بڑے تعجب کا ہے۔ حضور جناب کو ابتک یہہ بھی خبر نہین ہے کہ یہہ چو ورقہ رسالہ کس نے بنایا اور اسکا مضمون کیا ہے اور آپ ین کس پر نے دی ہے ایسی بے خبری ایسے اعلی حکام سے نہایت مستبعد ہے۔ جناب من یہہ رسالہ تو ہمارے شیخ کے دشمنون اور مخالفون نے تصنیف کیا ہے جسمین ہمارے شیخ پر تہمتین اور انکی مذمت درج کی ہے

کتاب مذمت [illegible] کی خطا ور مخالف رہا ہے کہ اسلامی فروعی مذہب کو حال [illegible] یہہ بات [illegible]
اور [illegible] یہ تقریر مطلب [illegible] ہوگا کہ انہین چون و چرا کی گنجائش [illegible]
[illegible] یہہ بات صاف صاف فرماتے تو شاید وہان کے علما مولانا پر توہین مذہب کا فتوی [illegible]
[illegible] جبکے وہ خود اقبالی [illegible] ۔ [illegible] مولانا خوب جواب دیدو انکا [illegible]
[illegible] شیخ العرب والعجم ہو [illegible] کون [illegible] ہوسکے۔۔؟

پہر کب یہہ امر ممکن ہے۔؟ کہ وہ رسالہ اِن کے تالیف ہو کوئی اپنے رد و بدعت
مین خود ہی رسالہ بنا سکتا ہے؟

(٦) پہر تمہارے شیخ نے اسپر مُہر کیون کی؟ (٦) بتلائیے اسپر کہان انکی مہر ہے؟

(٧) یہہ دیکہو اِس رسالہ کے صفحہ مین (٧) افسوس صد افسوس۔ محمد نذیر معروف نذیر احمد
انکی مہر ہے۔ طالب علم دہلی کو سید محمد نذیر حسین صاحب
مہری مفتیان محمد سید نذیر
محدث دہلوی قرار دیا جاتا ہے جناب من
یہہ نذیر احمد اور شخص ہے ہمارا شیخ اور ہمارے شیخ کی مہر تو یہہ ہے
سید محمد نذیر حسین
جو معیار الحق وغیرہ رسایل پر ثبت ہے (یہہ کتاب اسوقت پاشا کے پاس موجود تہی
جو مولوی جان علی کی تلاشی سے برامد ہوئی تہی۔)

(٨) خیر یہہ ہمکو ثابت ہوگیا ہے مگر ہم (٨) آپ جس مسئلہ کی نسبت حکم کرین مین
تم سے اِن مسایل کی بابت سوال کرتے اپنے شیخ کیطرف سے اس کا جواب دیتا
ہین جو اِس رسالہ مین تمہارے شیخ کے ہون۔
ذمہ لگائے گئے ہین

(٩) مال تجارت مین زکوٰۃ واجب نہ ہوگی (٩) ہمارا شیخ اس مسئلہ کا قایل† نہین ہے (پہر اسکی
تمہارا شیخ قایل ہے؟ وہ تفصیل کی جو مولانا ممدوح کے جوابات مین
گذری ہے۔)

(١٠) تمہارے شیخ کے نزدیک پہوپی خالہ سے (١٠) جو شخص مسلمان کہلا دے اور حج بیت اللہ کو آوے
نکاح جایز ہے اور خنزیر کی چربی حلال ہے وہ یہہ باتین کب کہہ سکتا ہے۔

اِس جواب کے بعد مولوی تلطف حسین صاحب نے پاشا سے یہہ سوال کیا۔ آپ ہماری شیخ کو کیا جانتے ہین **پاشا** نے جواب دیا لوگ وہابی کہتے ہین۔ **مولوی صاحب**

---

† تعجب ہے کہ پاشائے مکہ نے اِس سوال کا باوجودیکہ مولانا ممدوح اسکا جواب اسی گلابی چوورقہ کی شہادت سے دے چکے تہے پہر اعادہ کیا۔

موصوف نے کہا کہ وہابی قرآن کو تو نہین مانتے؟ **پاشا** نے کہا نہین قرآن کو تو وہ مانتے ہین۔ اسپر **مولوی صاحب** نے پاشا پر یہ اعتراض قایم کیا۔ بڑا افسوس ہے کہ آپ ہمارے شیخ کو وہابی جانتے ہین اور وہابیون کا قرآن کو ماننا بھی تسلیم کرتے ہین پھر جن چیزون (خالہ پھوپی کا نکاح اور خنزیر) کی حرمت نص قرآن مین پائی جاتی ہے ان کے حلال جاننے کو آپ انکی طرف سے منسوب کرتے ہین۔ اسپر **پاشا** صاحب کو تعجب آیا اور اپنے مولوی صاحب سے سوال کیا کہ خالہ پھوپی کی حرمت قرآن مین کہان ہے **مولوی صاحب** نے جواب مین اِس **آیہ** کو پیش کیا جو سورہ **نساء** کے چوتھے رکوع مین پارہ والمحصنات کے پہلے پر

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ کہ تمہاری ماین اور بیٹیان اور بہنین اور پھوپیان
وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ۔ (النساء ع ۴) اور خالائین تمپر حرام کیگئی ہین۔

یہ آیت سنکر پاشا صاحب تو پیچے پیچے رہکر ساکت ہوے اور مولوی صاحب دلیر ہوکر جلال مین آگئے اور **بآواز بلند** کہنے لگے کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ **ہم لوگ** (جو وہابی ہونیکے اقراری نہین صرف اِن تہمتون سے وہابی قرار دیے جاتے ہین) اس حرم محترم مین جو مامن **خلائق** ہے یہ تکلیفین پاوین اور ایذائین اٹھائین اور **اصل وہابی** نجد وغیرہ کے جو اپنی وہابیت کے مدعی ہین بے روک ٹوک حج کرکے چلے جاوین ان کو کسی قسم کا تعرض نہو اِن کے سواے **اور** مذاہب (**شیعہ خارجی** وغیرہ) کے لوگ بھی ہمیشہ حج کو آتے ہین اور کسی سے انکا خیال† یا اعتقاد جسکے وہ مدعی ہین اور وہ اہلسنت وجماعت کا صریح

---

† خیال و اعتقاد کو کون پوچھتا ہے انکے بعض ایسے افعال ہوے جنکا اہلسنت تو کیا مہذب اہل تشیع بھی [illegible] نہ کرین انکا تعرض نہین کرتا انہی دنون مین ایک شیعہ (کوئی غالی ہوگا مذہب شیعون کا تو یہ کام نہین) نے مزار شیخین رضی اللہ عنہما (صدیق اکبر و عمر فاروق رضی اللہ عنہما) کے قریب مقابل [illegible] براز کردیا جب چاؤشون نے اسکو پکڑ بھی لیا اسیوقت شیعون کا مجمع [illegible] آیا اور اسکو چھڑا کر لیگئے یا یہ [illegible] اور نہ پوچھا کہ تو نے یہ کیا کام کیا سبحان اللہ شیعون [illegible] شیعہ کی [illegible] اور [illegible] سنی بیچارون [illegible] صرف خیال [illegible] یہ ستایا جاوے [illegible] ہین یا نہین۔

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخالف ہی کوئی نہیں پوچھتا اور ہمیں جو اصولاً و فروعاً اہلسنت ہونیکے مدعی ہیں یہہ دار و گیر ہو رہی ہے اور **طرفہ** یہہ ہے کہ عین حرم محترم میں محرمات قطعیہ اتفاقیہ کا ارتکاب ہو رہا ہے۔ (جیسے آبِ زمزم کا عین مسجد الحرام میں بیع کرنا وغیرہ وغیرہ†) اِن سے کوئی تعرض نہیں کرتا اور ہمکو باوجود عدم صدور کسی جرم شرعی کے صرف تہمتوں کے سبب یہہ مواخذہ ہو رہا ہے اس سے بڑھکر کیا **ظلم** ہوگا

---

† انکی تفصیل کو بخوف آزردگی حضرات مخاطبین عمداً ترک کیا گیا۔ وہ بہی اِسوقت کے بعض ساکنین مکہ کی افعال کی تفصیل تہی نہ اس بقعہ مبارکہ کی ان حالات کے بیان تفصیلی یا اشارہ اجمالی کو کوئی مکہ مکرمہ کی توہین قرار دے تو یہہ بہی نافہمی اور سوء ظنی ہے وہ خود اس تجویز سے کعبہ مکرمہ کی توہین کرتا ہے (مولوی صاحب جنکا بیان نقل کیا جاتا ہے) اور تمام اہلحدیث کا دامن اس توہین کے دہبہ سے پاک ہے

یہ لوگ اس مقدس شہر اور مطہر معبد کی **توہین** کو کفر سمجہتے ہیں اور اسکے **تعظیم** کو جزو ایمان جانتے ہیں اور اسکی نسبت اعتقادات مفصلہ ذیل رکہتے ہیں جو آیات و احادیث سے ثابت ہیں۔

(۱) وہ گہر خدا تعالی کو تمام زمین سے پیارا ہے (دیکہو جامع ترمذی) (۲) اسپر چڑہائی
کرنے اور شکار کرنے اس کے درخت و گہاس کاٹنے کو خدا تعالی نے حرام کر دیا۔ (صحیح بخاری ومسلم)
(۳) اسمیں نماز پڑہنے کو تمام زمین کی مسجدوں میں نماز پڑہنے سے افضل ٹہرایا ہے (صحیح بخاری)
(۴) اسکو سب گہروں سے پہلے لوگوں کے لئے برکت والا بنایا (صحیح بخاری وغیرہ) (۵)
جبتک مسلمان اس گہر کی تعظیم کرینگے خیریت سے رہینگے جب اسکی اہانت کرینگے ہلاک ہو جاوینگے
(سنن ابن ماجہ) (۶) اسپر اصحاب فیل نے چڑہائی کی تو وہ ہلاک ہو گئے۔ (قرآن مجید سورہ فیل)
(۷) اسپر ایک لشکر چڑہائی کریگا۔ جب وہ میدان (ذی الحلیفہ کے قریب) میں پہونچیگا تو زمین
میں دہسایا جاویگا۔

جن لوگوں کے اس پاک گہر کی نسبت یہہ خیال ہوں انکی نسبت اسکی توہین کی تجویز نافہمی اور سوء ظنی بلکہ ناانصافی نہیں تو کیا ہے۔

ہم لوگ انگریزون (عیسائی مذہب) کی عملداری مین آزادی کے ساتھہ اپنے شعار مذہبی ادا کرتے ہین جمعہ جماعت سی رد کے نہین جاتے۔ اپنے خیال اعتقاد مین خودمختار و آزاد ہین یہان مسلمانون کی عملداری مین حرم محترم کے طواف اور جمعہ جماعت سی بند ہین۔ پہر ہم کیونکر نکہین کہ اس آزادی کی نظر سے عیسائیون کی عملداری مسلمانون کی عملداری بہتر ہے۔ اس تقریر پر بعض حواشی پاشا کو غصہ آگیا اور اُس نے کہا کہ ہین پاشا کے سامنے ایسی گستاخانہ گفتگو۔؟ **پاشا** مکہ نے اسوقت انصاف کیطرف رجوع کرکے تواضعاً **فرمایا** کہ انکو کچہہ مت کہو یہہ مظلوم ہے اسکو کیونکر جوش آوے جبکہ اسکو اور اسکے شیخ کو ناحق تہمتین لگاکر کافر بنایا گیا ہی اور مولوی صاحب کو مخاطب ہوکر فرمایا کہ مولوی صاحب آپ خفا نہ ہون ہمنے کسبوجہ سے آپ کی بے تعظیمی نہین کی اپنے خاص محل اقامت مین جگہہ دی ہے اور یہہ بازپرس تمہاری ہی (ساڑہے تین سو) ہموطنون کی مخبریون اور شہادتون پر ہوئی ہے **اسکے** بعد پاشا نے مولانا ممدوح کو اپنی حضور مین بلایا اور آپکا بہت اکرام کیا اور خاص اپنے ہاتہہ سے آپکو **قہوہ** دیا اور اس بازپرس پر عذر کیا اور **عفو**† چاہا اور آپسے دعا خیر کا سوال کیا۔ اسکے بعد یہہ دریافت کیا کہ جناب مدینہ طیبہ

بقیہ اڈیٹر اخبار نور الانوار کانپور نے ہمپر سخت ظلم کیا ہی۔ اپنے اخبار مورخہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۳ء مین کسی گمنام کا ایک کارڈ متضمن توہین حرم محترم کا چہاپ دیا اور اُسکی اخیر مین یہہ درج کردیا کہ یہہ کارڈ حسب الارشاد مولوی ابوسعید محمد حسین لاہوری لکہا گیا ہی۔ ہم اسکا مفصل جواب نمبر ۱۱ مین شایع کرینگے بالفعل اتنا کہتے ہین کہ اس کارڈ مجہول الاسم کی اشاعت مین صاحب اخبار نور الانوار نے نہ صرف ہماری بلکہ اس کعبہ مکرمہ کی توہین کی ہے انکو لایق نہ تہا کہ ایک مجہول الاسم والحال کی ہدایت یا شہادت سے وہ خط متضمن توہین حرم محترم کو درج اخبار کرتے اور ہمکو اسکا آمر و مشیر قرار دیتے۔ ہمنے اسکا ایک مجمل جواب متضمن انکار امر و ارشاد [illegible] جسدن وہ اخبار دیکہا لکہکر آپکے پاس اخبار مین درج کرنیکے لیے ارسال کیا تہا مگر اونہون نے ابتک اُسکو درج اخبار نہین کیا۔ اور ہماری پاس [illegible] ایک ایسا عذر بیان ہوا ہی جو عذر بدتر از گناہ کہا جا سکتا ہی ہم اسکی کیفیت نہین [illegible] مفصل جواب درج کرنیکا ارادہ تہا لیکن دوست ہماری [illegible] آپ اصلی جواب کو درج اخبار نہ کرینگے۔

† یہہ بہی وہی بات [illegible]

ہی ارادہ رکہتے ہین مولانا ممدوح نے جواب مین فرمایا کہ یہان یہہ بازپرس ہوئی ہے خدا جانے ہان کیا ہو۔ یہہ مفسد ومخبر وہان جانیکو بہی تیار ہین۔ اِسلئے ہمارے حق مین اب یہی بہتر ہے کہ اپنے وطن کو واپس ہون جبس پر پاشا نے ایک خط یار وبکار (یا سارٹیفکیٹ) پاشا مدینہ کی نام لکہکر اور اپنی خاص مہر سے مسجل فرما کر آپکو مرحمت کیا اور فرمایا کہ آپ سے وہان کسی قسم کا تعرض نہین ہونیکا وہ خط (یار وبکار) اصل ترکی زبان مین معہ ترجمہ جو ایک لایق تعلیم یافتہ مدرسہ طبیہ دولت عثمانیہ نے کیا ہی نقل کیا جاتا ہے۔

اصل خط یار وبکار

مدینۂ منوّرہ محافظین علیّہ سینہ

سعادتلو افندم حضرتلری

علمای هندیه‌دن نذیر حسین ایله تلامیذندن بر نفرک حقنده کندی همشهریلری طرفندن اسناد اعتزال اولنمغله مکۂ مکرّمه‌جه کندولری بالمؤاخذه تحقیقات ایجابن اجرا قلنمش وفقط اسناد واقع مذکوردن سومی الیهمانن براءتلری ثابت اولمش اولدیغندن اوراجه‌ده شاید حقلرنده بو یولده برسوز ایراد ایدیله‌جک اولور ایسه برائت ذمتلری معلوم اولمق اذزره بیان کیفیته ابتدار قلندی اولباده امر و اراده افندم حضرتلرینکدر

فی ۲۶ ذالحجہ سنہ ۱۳۰۰ و فی ۲۶ تشرین اول سنہ ۹۹

والی وقوماندار حجاز

مکہ مکرمہ دہ

السید عثمان نوری

ترجمہ لفظی

مدینہ منورہ کی محافظین علیہ کو
سعادت مآب حضرت صاحبین
ہند کے علما سے نذیر حسین
اور انکی شاگردون سے ایک شخص کے
حقمین جو انکی ہموطنونکی طرف سے
اسناد اعتزال ہوا تہا سو مکہ مکرمہ
مین وہ مواخذہ ہوکر ضروری تحقیقات
انکی کیگئی لیکن چونکہ اسناد واقع
مذکور سے سومی الیہما کی بری الذمتی
ثابت ہوتی ہے اسلئے سجگہہ بہی اگر انکے
حقمین اس قسم کی کوئی بات کہی جاوے
تو بری الذمتی انکی معلوم ہونیکے لئے اب
افیت کی انکو وابد کہا گیا باقی امر ارادہ

(ترجمہ بامحاورہ)

بجناب محافظین مدینہ
منورہ
سعادت مآب حضرت صاحبین
ہندوستانی مولوی
سید نذیر حسین اور
ایک شخص ان کے
شاگردون سے ان دونو
پر ان کے ہموطنون
کیطرف سے جو معتزلہ ہونیکی
تہمت لگائی گئی تہی
اسکی (ان دونو پر مواخذہ
کرکے) ضروری تحقیقا
ت کی گئی مگر بہت تہمت
سے ان دونو کا بری
الذمہ ہونا ثابت ہے
وہان بہی اگر ان کے
حق مین اس قسم کا کوئی
الزام لگایا جاوے تو اس
انکی برات ذمہ معلوم
ہونے کے لیئے یہہ
تحریر کی
جاتی
ہے۔

فیصلوا دامام و نبل تحقیقات آپکے مخالفون کے بکھٹر زبیان پر مجرم بنا دیئے معترضین دن ہ

تنقیح ہاشم کی دوسری جز کا ضمیمہ تنقیح ہاشم کی دوسری جز کا ضمیمہ

یہہ خط (یار وبکار) لیکر مولانا مدینہ طیبہ مین پہنچے تو وہان بہی مفسدون نے بہت کچہ شور وغل کیا مگر انکی بات کو وہان کسینے نہ سنا۔

ایک خاص مراسلت سے ہمکو معلوم ہوا ہے کہ برأت مولانا ممدوح کے بعد پاشا مکہ کو یقین ہوا کہ یہہ سب فساد مولوی رحمت اللہ کا ہے اسکا بانی مبانی یہی شخص ہی لہذا پاشا نے اسکو بلایا اور خوب دہمکایا اور فرمایا کہ اگر تجہے یہان رہنا ہی تو چپ چاپ بیٹہا رہ ورنہ ہم تجہے یہان سے نکال دینگے۔ بعض حاجیون کی زبان سے ہمنے یہہ بہی سنا ہی گو ہنوز اسکی متعدد وسایل سے تصدیق نہین ہوئی کہ وہ جدہ مین تہے کہ وہان اس خبر کا شہرہ ہوا کہ مولوی رحمت اللہ کو مکہ سے نکال دینے کا حکم باب عالی سے آگیا ہے پاشا مکہ کے نام سلطانی تار اس مضمون کا آیا کہ مولوی رحمت اللہ کو چند روز کی عرصہ مین اس طرف روانہ کردو اور انکو یہہ بات کہدو کہ تم کسی قسم کا تعلق مکہ سے باقی نہ رکہو تمکو بقیہ وقت حیات اسطرف بسر کرنا ہوگا۔ وہ راوی (حاجی) بیان کرتا ہے کہ ہمارے سامنے اسکا کسیقدر اسباب جدہ مین آچکا تہا چونکہ ہمارا اسٹیمر (آگبوٹ) روانہ ہونیکو تیار تہا اسلئے ہم چل پڑے۔ مولوی رحمت اللہ کو جدہ مین پہنچا ہوا ہمنے نہین دیکہا۔ یہہ خبر اگر صحیح ہے تو اسکا سبب لوگ خواہ کچہہ بیان کرین اس فساد کا بانی ہونا ہو یا چندہ نہر زبیدہ کا روپیہ خورد برد کرلینا (جیسا کہ عام لوگ بیان کرتے ہین) یا دہلی کی وزارت† کے لئے بلایا جانا (جیسا کہ ان کے معتقد کہتے ہین) مگر ہم تو یہی خیال کرین گے۔

بقیہ حاشیہ۔ (اپنے زعم خلل اقامت ہی مین سہی) نظر بند رکہا جسکا نامہ ہندوستان مین بذریعہ اخبارات واشتہارات منتشر شہرہ ہوا اور اس سے لاکہون اہلحدیث کا دل دکہا اور ان [illegible] مخالفون کا مطلب پورا ہوا پہر عذر کرکے اسکو معاف کرالیا مولانا ممدوح اس جبر کو معاف نہ کرتے تو [illegible] دفتر ان دیوان مین رہتے اور مجلس [illegible] یہہ جبر اور یہ عفو دونو توجہ منصفین کے [illegible] لائق ہے ایسے جبر اور عفو سے وہ جبر معاف نہین ہو سکتا بلکہ یہ جبر اور ظلم کا باعث ہے۔

† مگر وزارت کے لئے بلائی جانے تو ان کے نام مضمون کا دو خط کہ [illegible] یعنی گہر دروازہ بیچکر [illegible]

کہ یہ اس ظلم و فساد کا بدلہ ہے جو اس شخص سے ہمیشہ سرزد ہوتا رہا ہے پہلے تو اس نے سنہ ۵۷ھ میں اپنے دین اسلام کا مخالف ہو کر اپنی مہربان گورنمنٹ (جسکے ظل حمایت مین علی الاعلان آزادی کے ساتھ اپنے شعار مذہبی ادا کرتا رہا اور خاصکر رد و ابطال مذہب عیسائی مین وہ کامل الاختیار رہا اور اسپر کسی نوع کا تعرض نہ ہوا) کی بغاوت کی۔ پہر ہجرت کے بہانہ مکہ مین پناہ گزین ہو کر سال ہا سال غربا اہلحدیث کو تکلیف دی اور حرم محترم سے درس قرآن و حدیث کی ممانعت کرادی۔ اخیر میں اس گروہ کے پیشوا و امام اور اہلبیت سید الانام کی ایذا رسانی و توہین و تحقیر پر کمر باندہی ہے خدا تعالی نے گو ایک مدت تک اسکو ان مظالم کے ساتہ مہلت دی اور مکہ مین اسکی توقیر و عزت کرائی مگر آخر ایک دن ان سب مظالم کی سزا دی ؎ ہین مشو مغرور بر حلم خدا + دیر گیرد سخت گیرد مر ترا۔ اب اس کے حال پر یہہ مثل اور اشعار مرثیہ کر رہی ہین ؎ چاہ کنندرا چاہ در پیش ؎ کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتہ دی اس ہاتہ لے ؎ دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را + چندان امان نداد کہ شب را سحر کند۔ بالفعل ہم اس خبر کی نسبت اسیقدر بیان پر اکتفا کرتے ہین۔ جب ہمکو اس خبر کی اچھی طرح تصدیق ہوگی تو اسکی نتایج و فواید ہم اور بیان کرینگے انشاء اللہ ہمکو ابہی اسکی پوری تصدیق نہین ہوئی۔

یہہ اس مجمل سرگذشت کی تفصیل ہے جس سے ان اخبارات و اشتہارات کی جنمین یہہ فقرات درج ہین کہ مولانا ممدوح کے دشمن مکہ مین قید ہو گئے تہے یا حوالات مین رہے تہے اور مولوی رحمت اللہ کی ضمانت پر رہا ہوئے اور انہون نے اپنے عقاید سے رجوع کیا اور توبہ نامہ لکہدیا اور ترک سوارون کی حراست مین انکا مدینہ جانا ہوا۔ وغیرہ وغیرہ ناظرین انصاف مین کو بخوبی **صداقت** ظاہر ہو سکتی ہی۔

اس تفصیل پر اگر کوئی یہہ **اعتراض** کرے کہ جو کچہہ تمنے بیان کیا ہے اپنے شیخ یا ان کے رفیقون سے سنکر یا انکے ہمخیالون کے خطوط آمدہ مکہ سے دیکہہ کر بیان کیا ہی اسکے **خلاف** جو بہت سے اخبارون (نور الانوار کانپور۔ مشیر قیصر لکہنو۔ اکمل الاخبار دہلی۔ کاشف الاخبار بمبئی)

خیرخواہ عالم دہلی۔ مظہر العجایب مدراس۔ کارنامہ لکھنؤ۔ جام جہان نما کلکتہ۔ شمسیہ وزیر ہند۔ عین الاخبار مراد آباد۔ ہزار داستان حیدرآباد دکہن۔ دار السلطنت کلکتہ۔ طوطی ہند میرٹھ۔ کوہ نور لاہور۔ خیرخواہ اسلام حیدرآباد دکن وغیرہ+) اور بہت سے اشتہارون (اشتہار نامہ مطبع میریہ مکہ۔ اشتہار مطبوعہ مطبع نصرت الاخبار دہلی۔ مطبوعہ رپن پریس کلکتہ۔ مطبع مطبع انوار محمدی لکھنؤ وغیرہ) مین درج ہوکر شایع ہوا ہے وہ تمہارے بیان سے زیادہ معتبر ہے کیونکہ اسکے راوی **مہاجر عالم۔ حاجی متقی۔ دیندار۔ پرہیزگار** لوگ ہین چنانچہ (نور الانوار کانپور۔ اکمل الاخبار دہلی۔ کشف الاخبار بمبئی۔ مظہر العجایب مدراس) وغیرہ کے اوبیٹرون نے جو خود بہی ان صفات سے متصف ہین اور راویون کے یہہ اوصاف بیان کئے ہین پہر تمہارے اکیلے آدمی کے بیان پر ان سب اخبار والون اور ان کے راویون کو کیونکر دروغگو قرار دین

تو اسکا جواب یہہ ہے کہ ہم بہی اپنے جواب مین اکیلے نہین بڑے بڑے نامی اخبارون (نیر اعظم مراد آباد۔ ریاض الاخبار گورکہپور۔ ارمغان بمبئی۔ احسن الجرائد مدراس۔ پٹیالہ اخبار پنجاب وغیرہ کے اڈیٹر ہمارے ساتھ ہیں اور کئی اشتہار (مطبوعہ دہلی۔ ناگپور بنگلور وغیرہ) ہمارے بیان کے موید۔ اور جن لوگون کی روایت یا خطوط سے ہم نے یا ہمارے ہمصفیر ہمعصرون نے واقعی حالات لکہے ہین وہ بہی ان صفات والقاب **مہاجر عالم حاجی متقی۔ دیندار۔ پرہیزگار** سے موصوف ہین اور ہمخیال ہونیکا الزام متساوی الورود ہے کیا جن لوگون سے ہمارے مخالفون نے حالات سنے اور نقل کئے ہین وہ اُنکے ہمخیال نہین ہین؟ جانب مخالف مین **کثرت** عدد کا خیال ہو تو یہہ **لایق** لحاظ **نہین** ہے دراصل ان حالات مخالفانہ کے شایع کرنیوالے ایک **دو** ہی حضرات ہین جنکے نام نامی پہلے نمبرون مین درج ہوئے ہین باقی حضرات نے تو ان ہی کی تقلید کی چنانچہ آجکل کے اکثر اخبارون کی چال ہی۔ اس **بحث** سے بخوبی ثابت ہوا کہ بیان ہمارا

[illegible]

+ جیسے کہ نور لاہور۔ صادق الاخبار بہاولپور۔ [illegible] شمس الاخبار [illegible] مدراس۔ انوار الاخبار لکھنؤ وغیرہ

ہمارے بیان سے زیادہ معتبر نہین ہے **ولیکن** ہم اپنے بیان کی تائید وتصدیق کے لئے صرف اس نقلی بحث اور روایت کے اصول پر اعتماد نہین رکھتے اور اسکو طول دینا نہین چاہتے کیونکہ اسکا انجام بجز اسکے اور کچھہ نہ ہوگا کہ وہ ہماری راویون کو بیدین اور وہابی قرار دین۔ ہمارے گروہ کے نوجوان اُن کے راویون کو مشرک و بدعتی قرار دین جس سے اور نئے مقدمات ومباحث قایم ہون گے اور ایک دوسرے پر ازالۂ حیثیت عرفی کی نالش کرنے کو مستعد ہون گے۔ **بلکہ بجای اسکے ہم عقلی دلایل اور اصول درایت** سے ناظرین کو ثابت کر دکھاتے ہین کہ جو کچھہ ہمنے اور ہماری بعض ہمعصرون نے بیان کیا ہے وہ قرین صدق معلوم ہوتا ہے اور اسکا درست وراست ہونا اسکے مخالف بیان سے مرجح ہے۔ وہ **اصول و دلایل** بہت ہین مگر سردست ہم چند اصول و دلایل کے بیان پر اکتفا کرتے ہین وباللہ التوفیق۔

(۱) ہمارے مخالف اخبارون اور اشتہارون کے بیان مین اختلاف ہی اور **اختلاف بیانی** جس امر (صدق یا اُسکے خلاف) کا نتیجہ دیتی ہے اہل زمانہ کو معلوم ہے اس نتیجہ کو جیسا کہ علما اور اہل شرع جانتے ہین ویسا ہی کچہری کے وکلا اور اہل دنیا بھی سمجھے ہوئے ہین جس [illegible] چاہو پوچھہ لو۔ وہ اختلاف کئی امور مین ہے مگر ہم بنظر اختصار چند امور کے بیان پر اکتفا کرتے ہین۔

الف گرفتار کرنیوالے **سپاہیون** کا عدد بعض اخبارون (نور الانوار مشیر قیصر وغیرہ) نے اور **اشتہار** مطبوعہ رپن پریس کلکتہ مین چھہ بتایا ہے **بعض** اخبارون مین آٹھہ۔ (دیکھو دار السلطنت کلکتہ نمبر ۵ جلد ۳ مطبوعہ ۸ دسمبر ۱۸۸۳ع)

ب **ملزمین** (گرفتار شدگان) کا عدد بعض اخبارون (**نور الانوار مظہر العجائب**) نمبر ۱۵ جلد ۵ وغیرہ) مین و ناممدوح کے علاوہ چھہ بیان کیا ہی۔ **بعض اخبارون** مین سترہ (دیکھو کشف الاخبار بمبی نمبر ۹ جلد ۲ ۱۲

اور **اکمل الاخبار** دہلی نمبر ۳ جلد ۱۹)

ج کیفیت و صورت **مواخذہ** بعض اخبارون (نور الانوار- شیر قیصر کارنامہ- مظہر العجائب وغیرہ) مین تو صرف حوالات مین رکھنا بیان کیا ہے ان ہی اخبارون کے بعض پرچون مین اور **کئی اور اخبارون** مین مقید ہونا اور حبس مین جانا (دیکھو صین الاخبار نمبر ا جلد ۱۴ مطبوعہ ۸ جنوری وغیرہ جنہین نور الانوار سے ایک مہاجر صاحب کا خط فارسی منقول ہے) اور طرفہ یہہ کہ بعض اخبارون مین مقید ہونے کے ساتھہ زد و کوب ہونیکا دہبہ بھی لگا دیا گیا ہے (دیکھو جام جہان نما نمبر ۲ جلد ۲۲ مطبوعہ ۲۳ نومبر ۸۳ء

د سبب **مواخذہ** کئی اخبار (کارنامہ- مظہر العجائب- شیر قیصر نور الانوار وغیرہ) مین تو پہلا قصور (عقاید وہابیہ و ترک تقلید) قرار دیا گیا ہے- (جسکا اثر بکتاب بزعم مواخذین و مخالفین مولانا ممدوح ہندوستان مین ہوا ہے نہ عرب مین جاکر) صاحب **کارنامہ** لکھتے ہین کہ وہابی مذہب کے رسایل جو انکی تلاشی سے برآمد ہوئے سید احمد دحلان کو نکتہ چینی اور ترجمہ کے لئے دئے گئے اونہون نے مولوی رحمت اللہ سے مواضع اہمہ انکا ترجمہ کراکے پاشا کی خدمتمین پیش کئے-

بعض اخبارون مین ایک اور تازہ قصور سبب قرار دیا ہے اور یہہ کہا ہے کہ مولانا ممدوح نے حرم محترم مین بیٹھکر وقتاً فوقتاً اپنے جلسہ مین اپنے عقاید کے مسئلے بیان کئے اور حرم کے معاملات اور وہان کی روشنی اور درود خوانی پر اعتراض کرنے لگے (دیکھو کشف الاخبار بمبئی نمبر ۱۶ جلد ۳۱ اکمل الاخبار دہلی نمبر ۳ جلد ۱۹ مطبوعہ ۱۵ جنوری ۱۸۸۴ء)

ایک حضرت جو سب اخبار والون سے بڑھکر (اگر دوسرے درجہ† مین)

---

† اول درجہ مین ایک اور حضرت ہین انکا نام ہم پھر کبھی بتا دینگے-

مہذب اور خوش اخلاق ہین اسکا **سبب** ایک اور ہی **پولیٹیکل** امر بیان کرتے ہین پہلے تو وہ اپنے اخبار کے متن مین فرماتے ہین کہ (یہہ وہابی لوگ) ہر گورنمنٹ کے باب مین کچھہ اور ہی ارادہ رکھتے ہین (یعنے جہاد و فساد کا) **پھر** حاشیہ مین فرماتے ہین کہ جیسا کہ حکام وقت کو وقتاً فوقتاً دریافت ہوا ہے" **پھر** فرماتے ہین کہ حاجیون کی زبانی معلوم ہوا کہ پاشا مکہ نے ظلماً قید نہین کیا بلکہ وجہ اسکی یہہ ہے کہ وہان بھی یہ وہابی کارروائی (یعنے جہاد و فساد) کرنا چاہتے تھے اور کئی ہزار روپیہ وہان تقسیم کرنیکو لیگئے تھے اسپر عرب لوگ بگڑے اور انہون نے دعوی کیا پاشا ممدوح نے **انکی جان کی حفاظت کے لئے محفوظ** و محبوس رکھا" یہہ سبب بیان کرنیوالے ہمارے قدیمی (مگر نامہربان) دوست حضرت اڈیٹر مشیر قیصر ہین جنہون نے اپنے پرچہ نمبر ۲ جلد ۸ مطبوعہ ۸ جنوری مین یہ دُر افشانی کی **اسی** پرچہ مین اونہون نے اپنا مہذب و خوش اخلاق ہونا ثابت کر دیا ہے۔ اسمین آپنے ہمکو ایک **ڈزن** (درجن) **دشنام** سے معزز و ممتاز فرمایا اور اس سبب کے بیان سے اپنا پولیٹیکل اصول اور اخبار نویسی کے فرائض سے واقف ہونا ثابت کیا ہے اور ہمکو اپنے بیان سے بہت سے نتائج نکالنے کا موقعہ دیا ہے جو وقتاً فوقتاً نکالین گے انشاء اللہ تعالی۔

۵ **فیصلہ** اور رہائی کا سبب بعض اشتہارون (اشتہار نامزد **مکہ** مکرمہ) اور بعض اخبارون (نور الانوار۔ عین الاخبار۔ مشیر قیصر۔ مظہر۔ سلطان الاخبار وغیرہ مین) تو مختصر یہہ بیان ہوا ہے کہ مولانا نے اپنے عقائد سے رجوع کیا اور کلمہ شہادت پڑھا (یعنی نئے سر سے اسلام حاصل کیا) اور توبہ نامہ کہدیا جسپر پاشا نے انکو رہا کیا (یعنی پھر ان پر کوئی مواخذہ و مطالبہ باقی نہ رہا) بعض **حضرات** نے تو ایک معتبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور مقدس **مہاجر** کی روایت سے یہ لکھدیا کہ وہ زبانی توبہ کرنے اور کلمہ شہادت پڑھنے پر خلاصی پائی۔ تحریری توبہ نامہ اُنہوں نے اپنے مکان پر جاکر ہمدست چار سپاہیوں کے جو اُن کے ساتھ گئے تھے ارسال کیا ہے (یعنی اُنپر اتنا جبر بھی نہین کیا گیا کہ توبہ نامہ لکھو تو یہان سے اُٹھو۔ دیکھو نور الانوار۔ عین الاخبار نمبر ۱ جلد ۴ وغیرہ) اسپر بعض حضرات اہل اسلام خصوصاً حنفیوں کرام کو مژدہ دیتے ہین اور سچی مولانا ممدوح آیہ اِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور حدیث اَلتَّآئِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ پڑھتے ہین (دیکھو مہر نیمروز بجنور نمبر ۴۲ جلد ۵ اور سلطان الاخبار بنگلور نمبر ۲۱ جلد ۶)۔ مگر ان ہی مین سے **بعض اخبار** اور کئی اَور صداقت شعار یہہ بیان کرتے ہین کہ مولوی رحمت اللہ کی ضمانت پر صرف مدینہ جانیکے لئے آپکو اجازت ملی تھی آپکی مخلصی و برات نہ ہوئی تھی اور مقدمہ آپکا زیر تجویز اور جرم آپکا بدستور بحث طلب رہا تھا جسکا فیصلہ مدینہ سے واپس آکر ہوتا (دیکھو نور الانوار اور اُسکے سبھی مقلدین صداقت شعار)

بعض حضرات نے اسپر اور طرہ چڑھا دیا ہے کہ آپکا مدینہ جانا بھی دو ترک سوارون کی حراست مین ہوا ہے (دیکھو اخبار دار السلطنۃ کلکتہ نمبر ۷ جلد ۳ وغیرہ)

ان حضرات (مقدمہ کو زیر تجویز قرار دینے والون) کا یہہ بھی دعوی ہے کہ مولانا ممدوح مدینہ سے واپس ہوے تو مقام رابغ سے بالا بالا جدہ کو چلے آئے مکہ مین داخل نہین ہوے۔ مکہ مین جاتے تو ضرور جوابدہی کرتے۔ (دیکھو کشف الاخبار نمبر ۹ جلد ۲۱ اور اکمل الاخبار نمبر ۳ جلد ۱۹) مگر یہہ بات کہتے ہوئے **انکو خیال** نہ آیا کہ اس صورت مین وہ دو ترک سوار کیا ہوئے کہین (خدانخواستہ) راستہ مین شہید (۱) ہوگئے۔ یا وہابی (۲) بنکر مولانا ممدوح سے ملگئے۔ یا مولانا ممدوح اور آپ کے رفیق مولوی تلطف حسین صاحب (پیادہ) ان دو سوارون سے قوت (۳) مین زیادہ نکلے کہ انکو

بہی اپنے ساتہ **جدہ** مین بلکہ **دہلی** مین لے آئے۔ نہ انکے روکنے سے خود جدہ جانے سے رکے نہ انکو مکہ مین خبر کرنیکے لیئے جانے کی اجازت دی۔ **یا** (۴) مولانا ممدوح کی کمک و مدد کے لئے نجد کے وہابی وہان جمع ہوگئے؟ وہ ترکون سے جہاد کرکے مولانا کو جبراً جدہ لیگئے۔ **یا** (۵) باوجود ان ترکون کے مکہ مکرمہ مین پہنچ جانے اور پاشا کے مولانا ممدوح کے فرار سے مطلع ہوجانیکے پاشا انکو جدہ سے وہابیان نجد یا کانسل برٹش گورنمنٹ کے خوف سے نہ بلاسکے؟ اور مقدمہ زیر تحقیقات کو بلا تحقیقات داخل دفتر کرکے خاموش ہو بیٹھے۔ منجملہ ان باتون کے کوئی نہ کوئی بات یہ حضرات پہلے گہڑ لیتے۔ پہر یہ بات بناتے۔ کہ انکا مقدمہ زیر تحقیقات تہا اور انکا مدینہ جانا زیر حراست ہوا تہا اسی خوف سے مولانا پہر مکہ مین نہین آئے"۔ سچ ہے کہ عیب کرنیکے لئیے بہی ہنر چاہئے۔ جہوٹی بات بیان کرنیکو بہی اتنی عقل تو ضرور چاہیے کہ اسکا پیش و پس سوچ لین اور جو اسپر کوئی منصف (جج) سوال کرے اسکا جواب تیار رکہین۔ اب دیکہئے ہمارے مخاطبین ہمکو ان پانچ سوالون کا کیا جواب دیتے ہین ان ہی باتون سے کوئی بات اختیار کرتے یا کچہہ اور گہڑ لیتے ہین۔

اگر بقول ان حضرات مولانا ممدوح مدینہ سے براہ راست جدہ آئے ہین مکہ نہین گئے تو **اسکی وجہ** بجز اسکے اور کوئی نہین کہ پاشا تو مولانا ممدوح کو عزت واکرام سے سارٹیفکٹ دیکر رخصت کرچکے تہے اور پہر کوئی آپ کا وہان طالب نہتا اسلئے وہان نہ گئے۔ لہذا وہان نہ جانا عین آپ کی بری الذمہ ہونے پر دلیل ہوا نہ انپر کسیکا مطالبہ و مواخذہ باقی رہنے پر۔ انپر مطالبہ

---

† ہم حلف اٹہا سکتے ہین کہ ہم نے دہلی مین مولانا ممدوح کے ساتہ کوئی قیدی ترک سوار نہین دیکہا۔ مسجد کے حجرہ مین چہپا رکہا ہو تو خبر نہین۔

ومواخذہ باقی ہوتا توآپ جدہ مین کیون چلے آتے کیا جدہ مین وہابیون یا انگریزون کی عملداری تہی ؟ سلطان روم اور پاشا مکہ کی وہان حکومت نہ تہی ؟ پس یہہ دلیل تمہاری ہی اوپر پڑی اس سے بہی انکی برات ثابت ہوئی۔ **مولانا** ممدوح نے وہان نہ جانیکہ جانے پر اسلیئے ترجیح دی ہوگی کہ یہہ مفسدین وہان جانے پر کچہہ پہر فساد نہ اوٹہادین ہم ایک دفعہ عزت سے چلے آئے ہین پہر ان سے کوئی تکلیف نہ پادین۔ بوقت حصول شرف زیارت ہمنے اسکا اصل حال جناب سے دریافت نہین کیا ورنہ ہم اپنے ظن سے کچہہ نہ لکہتے۔ ان ہی کے بیان کو نقل کرتے

(۲) یہہ کارروائیان (جو ان اخبارات داشتہارات مین مذکور ہین اختلاف بیانی کے ساتہ قانون عدالت واصول سیاست ومقتضای رابطہ یگانگت برٹش گورنمنٹ وعثمانیہ دولت کے بہی مخالف ہین پاشا مکہ کو کب **اختیار**+ حاصل ہے کہ برٹش گورنمنٹ رعایا کو حضور

+ یہہ بات ہمسے پہلے کیسیٔ کہی تو حضرت سلطان الاخبار نے اپنے نمبر ۲۱ نتر ۹ مین اسپر بصیغہ مراسلت یہہ **اعتراض** وارد کیا ہے کہ اگر وہ (مولانا ممدوح) زوردار رعایا انگلشیہ تہی۔ اور شریف مکہ (یعنی پاشا) کو دست اندازی کی قدرت نہ تہی تو کیونکر طلب کیا۔"

اسکا **جواب** یہہ ہے کہ صرف طلب کرنیسے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ انکو برٹش گورنمنٹ رعایا کے مذہب مین دست اندازی کرنے اور انکو قید کرنے یا حوالات مین بہجوانے کا اختیار بہی حاصل تہا۔

یہہ طلب کرنا اور تین دن تک اپنے پاس رکہنا بہی پاشا اس کے **عُذر** (بہانہ) سے تہا کہ ہم انکو دشمنون سے بچاتے اور انکو جان کی حفاظت کرتے ہین۔ دیکہو صفحہ (۱۹۷) و (۲۱۸) مین اسکا ثبوت ہوچکا۔

آیندہ اگر ہماری قوم اور مہربان گورنمنٹ نے ہماری باتون کیطرف توجہ کی تو یہہ طلب کرنا بہی قوی ہوگا۔ معترض کا زوردار رعایا انگلشیہ کے لفظ مین یہ اشارہ ہے کہ برٹش گورنمنٹ دولت عثمانیہ کی نسبت کمزور ہے

ایسے شخص کو جو لاکہون آدمی کا سردار و رہبر ہو اور گورنمنٹ انگلشیہ کا خیر خواہ اور برٹش گورنمنٹ کا نسل اسکا حامی ہو اور وہ اسکا خیر خواہ گورنمنٹ ہونا پاشا مکہ کو جتا بہی چکا ہو (چنانچہ انکے مخالف اخبار کشف الاخبار بمبئی۔ [+] اکمل الاخبار دہلی وغیرہ) اس امر کے صاف معترف ہین) قید کرے یا حوالات مین رکہے یا زد و کوب کرکے اسکی ذاتی مذہبی خیال مین بیجا مزاحمت کرے اور جبرًا اسکا مذہب (خواہ وہ کیسا ہی ہو) اس سے چہوڑا دے۔ اُسکو یہہ اختیار ہوتا تو دولت عثمانیہ اور برٹش گورنمنٹ و سلطنت ایران مین رابطہ دوستی آجتک قایم نرہتا۔ اور جدہ مین برٹش کانسل متعین نہ ہوتا۔ **لہذا** کوئی دانا و خیر خواہ سلطنت روم ایسا خیال نہین کرسکتا کہ پاشا مکہ نے ایسی معتبر رعایا اور خیر خواہ برٹش گورنمنٹ سے ایسی سخت و ناجایز مزاحمت کی ہو۔ اور برٹش گورنمنٹ و دولت عثمانیہ کی دوستی و عہد و پیمان کا کچہہ لحاظ نکیا ہو۔ آگے ان حضرات مالکان ملک و مذہب کو اختیار ہے جو چاہین تجویز کرین ؎

ولیکن قلم در کفِ دشمن است

اور نیز اگر انکو رعایا ریاست غیر کے مذہب مین دست اندازی و مزاحمت کا اختیار ہوتا تو آجتک کوئی شیعہ (جو اہلحدیث کی نسبت بدرجہا بڑہکر مخالف مذہب ساکنان مکہ گنے جاتے ہین) گورنمنٹ انگلشیہ اور سلطنت ایران کی رعایا سے کبہی حج کرنے نہ جاتا۔ اور جو جاتا وہ ضرور سنی بنکر آتا۔ ولیکن کبہی کسینے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۔ یہہ کلمہ گورنمنٹ انگلشیہ رعایا کہلا کر موہنہ یا قلم سے نکالنا ناشکری مین داخل ہے جو اس سلطنت کو کمزور سمجہے **وہ اِس** گورنمنٹ کی رعایا کیون کہلاوے زور دار سلطنت کا رعایا کیون نہ ہو جاوے جیسا کہ اِس گورنمنٹ کو زور دار سمجہنے والے جدہ بلکہ مکہ مکرمہ مین بہی اس گورنمنٹ کی رعایا کہلاتے ہین۔

[+] انکی اصل عبارت یہہ ہے دوسرے روز برٹش کانسل متعین جدہ کیطرف سے ایک شخص پاشا کے پاس گیا اور عرض کیا کہ مولوی **نذیر حسین** صاحب کو آپ میری حوالگی مین دین یہہ شخص گرفتاری کے لایق نہین ہے خیر خواہ سرکار اور معتبر ہے۔

نہ سنا ہوگا کہ کسی شیعہ سے مکہ مین اس قسم کی مزاحمت ہوئی ہو پہر اہلحدیث سے جو اصولاً و فروعاً اہل مکہ کے سنی بہائی ہین صرف بعض فروعات مین انکا اختلاف ہے اس قسم کی مزاحمت پاشا مکہ کیطرف سے کیونکر ممکن ہے۔ اس نظر سے بہی کوئی ریاست روم سے حسن ظنی رکہنے والا اور اسکا خیر خواہ یہہ تجویز نہ کریگا کہ پاشا مکہ نے مولانا ممدوح سے اس قسم کی مزاحمت کی ہو۔

(۳) یہہ کارروائیان (مندرجہ اخبارات مخالفین) جیسیکہ باہم متخالف اور قانون عدالت و اصول سلطنت کی مخالف ہین ویسی ہی عقل و تدبیر صائب کی بہی برعکس ہین۔ ان سب کو باہم مقابل کر کے دیکہا جاوے تو بازیچہ طفلان سے بڑہکر معلوم نہین ہوتین پہر انکی تجویز عدالت عالیہ نائب دولت عثمانیہ مین گستاخی نہین تو کیا ہے۔؟ اسکی وجہ یہہ ہے کہ ان اخبارون مین پہلے مولانا ممدوح کا تائب ہو کر مخلصی پانا نقل کیا ہے۔ پہر مولوی رحمت اللہ کا ضامن ہونا۔ پہر ترکون کی حراست مین انکا مدینہ جانا۔ پہر بعد واپسی مدینہ تحقیقات مقدمہ کا قرار پانا اور یہہ سب بازیچہ پیش نے کا مصداق ہے۔ بہلا جب توبہ ہوکر نئے سرے مسلمان بنکر خلاصی پاگئی تو پہر ضمانت کی کیا معنی؟ اگر کہو کہ یہہ آیندہ عمر کے لئے ضمانت ہے کہ پہر نہ کہین ہندوستان مین جا کر مرتد ہو جاوین تو **اولاً** مولوی رحمت اللہ جو مولانا ممدوح کا زمانہ غدر سے خون کا پیاسا ہے اسکو مولانا ممدوح سے نسبت ہی کیا ہے کہ انکا ضامن ہوا اور **ثانیاً** اس امر کے لئے مولوی رحمت اللہ (جو ہندوستان سے بغاوت کے سبب نکلا ہوا اور تا دم زیست یہان آ نہین سکتا۔) کے ضامن ہونے سے کیا مطلب ہے اور اگر کہو کہ یہہ مدینہ سے واپس آنیکی ضمانت ہے تو مولوی رحمت اللہ کے کفیل و ضامن ہونیکی کیا وجہ کیا قافلہ کے ساتہہ یا مدینہ مین مولوی رحمت اللہ کی فوج تہی یا اسکو حرمین شریفین پر بلا فوج حکومت و سیاست حاصل تہی؟ ایسا تہا تو پہر ترکون کی حراست سے کیا غرض۔ اور اگر مزید احتیاط کے لئے ترک سوارون کو ساتہہ کر دیا تہا تو پہر اونہون نے کام

کیا گیا۔ اسکی بابت ہم پہلے بہی دلیل اول کے ضمن مین بحث ڈال کر چکے ہین۔ اِن سوالات مین غور کرنیسے امید ہی ناظرین کو یقین ہو گا کہ یہہ کارروائیان بازیچہ طفلون سے بڑھکر نہین و لہذا انکی تجویز ایک **جلیل القدر نائب سلطنت عثمانیہ** کے شایان سزاوار ہی ہے ؟—

۴) **توبہ نامہ** جو ان اخبارات و اشتہارات مین شایع ہوا مصرع خود غلط انشا غلط املا غلط کا مصداق ہی اور اِسکے الفاظ اور **مضمون** دونو شہادت دیتے ہین کہ وہ **جعلی** ہے اسکے الفاظ کی **شہادت** کا بیان مختصر تو ہم ضمیمۂ اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۷ مین کر چکے ہین اور اس مقام مین لفظی بحث کو طول دینا نہین چاہتے اس شہادت کی تفصیل ہم پہر کسی موقع پر کرینگے یا ہمارے اور احباب (جیسا کہ ہم سنتے ہین) اُسکو اپنے ذمہ لین گے۔

شہادت مضمون کی تفصیل یہہ ہی کہ جن باتون (الزامون) مین جہگڑا تھا اُن باتون کی نسبت پاشا کمہ کا اِس توبہ نامہ مین بالتصریح کچہہ فیصلہ نہین بتایا گیا پہر ہم کیونکر تسلیم کر سکتے ہین کہ مجسٹریٹ نے اس **مجمل توبہ نامہ** پر اکتفا کر کے ملزم کو رہا کر دیا ہو اور اپنے فیصلہ مین اِن امور کا مفصل ذکر نہ کیا۔ ہم ہندوستان کی (انگریزی اور اسلامی) **عدالتون** مین عام دستور دیکہتے ہین (اور یہی قانون شریعت کا حکم ہے) کہ جس امر مین تنازع ہو اسکا جواب دعوی (یا الزام) اور فیصلہ مین پورا ذکر بیان ہوتا ہے **مثلاً** کوئی کسی پر خون یا زنا کی بابت استغاثہ کرے یا زمین وغیرہ مال کا دعوی دار ہو تو اِس دعوی (یا استغاثہ) کی فیصلہ مین یہہ بیان بالتصریح ضرور ہو گا کہ مستغاث الیہ یا مدعا علیہ نے اِس جرم (خون زنا) یا دعوی زمین (یا مال ہی) کا اقبال کیا اِسلئے وہ سزایاب ہوا یا مدعی کو اسکا حق دلایا گیا یا مدعی کی رضامندی سے معاف کیا گیا یا اُس نے انکار کیا اور جرم ثابت نہ ہوا اِسلئے بری کیا اور **اقبال** یا انکار مستغاث (یا مدعا علیہ) مین بہی ضرور جرم

یا دعوی کا بالتصریح ذکر ہوگا کہ مینے فلان جُرم کیا یا نہین کیا مگر اس اشتہار توبہ مین جو مستقل اور متعدد اخبارات مین شایع ہوا ہی نہ پاشا کے فیصلہ مین اُن الزامون کا (جو مولانا ممدوح کے ذمہ لگائے گئے اور بقول حضرات مخالفین وہ کتب اہلحدیث سی چنکر عدالت مین پیش ہوئی اور مولانا ممدوح سی اُن کے جواب لئے گئے) بیان تصریح ہے نہ مولانا کی کلام متضمن توبہ مین۔

مولانا ممدوح کی نسبت یہہ الزام قایم ہوئے ہے کہ یہہ وہابی ہین اور غیر مقلد اور خنزیر کی چربی کو حلال کہتے ہین اور پہوپی خالہ سی نکاح کو جایز جانتے ہین وغیرہ وغیرہ

اور بس توبہ نامہ مین جو فیصلہ پاشا منقول ہی اُسمین بجز اس امر کہ اونہون نے وہابی عقیدہ سی توبہ کی اور کسی امر (تقلید-خنزیر-پہوپی خالہ وغیرہ) کا ذکر نہین ہی -

> ان السيد المولوی محمد نذير حسين والحاج المولوی سليمان احضرا فی المحكمة العالية واستتابا† عن العقيدة الضالة الجديدة والطريقة الخبيثة الوهابية الخ
>
> (اشتہار نامزو مطبع میرٹہ)

اور جو اسمین مولانا ممدوح کا کلام بتایا گیا ہے اُسمین پانچ امر کا اقرار (۱) مین سُنی ہون (۲) رافضی خارجی وہابی مذہب کو یکسان بُرا جانتا ہون - (۳) مین حنفی مذہب کے موافق فتوی دیتا ہون (۴) مین حنفی المذہب ہون (۵) جو مجہہ سی بہول چوک ہوئی اس سے مین توبہ کرتا ہون -

> سید محمد نذیر حسین متبع سنة والجماعت عقیدةً وفعلاً اور اسکی خلاف جتنی مذہب ہین خواہ رافضی خواہ خارجی خواہ وہابی سبکو برا سمجہتا ہون اور موافق مذہب حنفی کے فتوی دیتا ہون اور حنفی المذہب ہون وتبت الی الله
>
> (توبہ نامہ جعلی)

✻ اس عبارت کو بھی خود پڑھنا اور اسکی ترکیب سوچنا مولانا ممدوح کی یہہ عبارت ہوتی تو اسطرح لکھی جاتی کہ مبتدا خبر مین رابطہ نہین [illegible] فارسی خبر [illegible] [illegible] موافق ترکیب عربی مولانا ممدوح [illegible] کے نزدیک [illegible] ہیچ نہین ہین تو گیا [illegible] جسکو خیال ہو وہ اب امتحان کرکے دیکہہ لے -

---

† یہہ وہین کی عربی ہی جو تمام ہندوستان کے اخبارات مین اسی لفظ معروف سی چہپی ہے اور یہہ ایسی غلطی ہی کہ میزان منشعب پڑہنی والے بہی اسکو سمجہتے ہین - یہہ ایک لفظی دلیل جعلی ہونے پر ہی اور دلایل کی تفصیل پھر کبھی سہی۔

اگر اس توبہ نامہ جعلی کو بسبیل تنزل جناب مولانا ممدوح کا ہی تصور کرلین توبہی ان اقراردن سے کوئی ثالث (جو مولانا ممدوح کا نہ مخالف ہو نہ موافق) سمجہہ نہین سکتا کہ مولانا ممدوح نے اپنے سابق وہابی ہونے اور خنزیر کی چربی اور پہوپی خالہ سے نکاح کو حلال جاننے کا اقبال کیا ہے یا انکار۔ پہر ہم کیونکر تسلیم کرین کہ صرف ان مجمل اقراردن سے مجسٹریٹ نے انکو چہوڑ دیا اور ان ہی اقراردن پر وہ مجمل فیصلہ لکہکر مشتہر کرنیکا حکم دیا۔

اگر کہو کہ انکا سُنّی ہونیکا اقرار اس اقرار کا متضمن ہے کہ مین خنزیر کی چربی اور خالہ پہوپی کے نکاح کو حلال نہین جانتا تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہہ ضمنی اقرار کافی و صحیح ہو تو یہہ مسلمانی کے اقرار مین بہی پایا جاتا ہی اس مسلمانی یا سُنّی ہونے سی مولانا ممدوح نے انکار ہی کب کیا تہا۔ پہر ان سے اس ضمنی اقرار کے مخالف سوال ہی کیون کیا اور جواب کیون لیا گیا۔

اور اگر کہو وہابی مذہب کو بُرا جاننے کا اقرار وہابی ہونے سے معنًی انکار ہے تو اسکا **جواب** یہہ ہی کہ مولانا ممدوح یا کسی اور سرگروہ اہحدیث نے وہابی ہونیکا اقرار ہی کب کیا تہا جس سے آپ نے یہہ معنوی انکار کیا **اشاعۃ السنۃ** سالہا سال سے پکار رہا ہے کہ ہندوستان کے حدیث پر عمل کرنیوالے وہابی نہین ہین او محمد بن عبدالوہاب نجدی سے اہحدیث ہندوستان کو کوئی خاص علاقہ نہین۔ پہر مولانا کے وہابی مذہب کو برا جاننے کو انکار جدید قرار دینا اور اسکو معنی توبہ ٹہرانا یہی کہتا ہی

+ اسپر اگر کوئی سوال کرے کہ جو کاغذ مثل کا مرتب [illegible] ہے [illegible] مجمل ہے اسمین یہی لکہا ہے کہ جو نسبت اعتراض مولانا ممدوح معترف [illegible] وہ ہرگز [illegible] چربی خنزیر کی حلت و نکاح پہوپی خالہ کے جواز [illegible] کیون تسلیم کیا جاتا ہی اسکا جواب یہ ہے کہ وہ کاغذ نہ مولانا ممدوح کے جواب [illegible] نہ اسکو حکم یا فیصلہ [illegible] مجسٹریٹ [illegible] کے [illegible] انکار [illegible] لحاظ درست ہی۔

اور اگر اپنے سابق خیال کے اظہار کا نام انکار یا توبہ ہے تو سبھی مسلمانون کو (جو رات دن کلمہ شہادت پڑھتے ہین اور کفر و شرک و بدعات و معاصی سے برأت ظاہر کرتے ہین) نو مسلم اور کفر سے تائب کہنا چاہئے۔

مگر ہم کسی پرانے مسلمان کو خصوصاً ان مقدمہ کے بانیون اور معاونون اور اشاعت کنندون کی نسبت یہ کہین کہ یہہ کفر سے تائب ہو کر مسلمان ہوئے ہین تو غالباً ہمپر کفر کا فتوے لگایا جاوے

اور اگر کہو کہ **حنفی** ہونے اور حنفی مذہب کے موافق **فتوے** دینے کا اقرار معنیً ترک تقلید سے انکار اور مقلد ہو جانیکا اقرار ہے (اور غالباً یہہ بات بہت لوگون کو اس توبہ نامہ جعلی کے دیکھنے سے خیال مین گذرتی ہوگی تو اسکا جواب یہہ کہ حنفی ہونیکا اقرار ترک تقلید سے انکار اور مقلد ہو جانیکا اقرار نہین ہے بڑے بڑے مشاہیر علما حنفی کہلاتے گذرے ہین پھر وہ اہل انصاف (مقلدین) کے نزدیک بھی مقلد نہین سمجھے گئے۔

امام طحاوی بڑا حنفی مشہور تہا مگر وہ امام ابو حنیفہ کے مقلد ہونے سے خود انکار ظاہر کر چکا ہی اسکا اس مضمون کا قول لسان المیزان حافظ ابن حجر سے ایقاف مین منقول ہے اور ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۲ مین موجود ہے۔ امام ابو یوسف و امام محمد بھی حنفی مشہور ہین انکو بھی کوئی شخص (بشرطیکہ اسکو کتب اصول حنفیہ سے واقفیت ہو اور نہین تو ناظورۃ الحق علامہ ہارون حنفی یا رسالہ نافع کبیر مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی ہی اسکی نظر سے گذرا ہو) امام ابو حنیفہ کا مقلد نہین کہ سکتا اسکی تفصیل کے ناظرین شائق ہون تو ہمارے ضمیمہ جات اشاعۃ السنہ نمبر ۸ لغایت ۹ جلد ۲ ملاحظہ کرین۔

> ونقل الحافظ ابن حجر فی لسان المیزان انه قال وکل ما قال به ابو حنیفة اقول به وهل یقلد الا غبی وعصبی - (ایقاف)

مولانا ممدوح امام ابو یوسف اور امام محمد اور امام طحاوی سے بڑے نہیں پہر اگر اونہون نے باوجود مستدل اور عامل بالحدیث ہونیکے حنفی کہلایا (اگر کہلایا یا لکھدیا ہے) تو کیا تعجب ہی اور اُسکو مقلد ہونیکا اقرار کون کہسکتا ہے۔ یہی **سوال** وجواب اس قول کے متعلق ہو سکتا ہے جو مولانا ممدوح کیطرف نسبت کیا گیا ہے کہ مین حنفی مذہب کے **موافق فتوے** دیتا ہون کیونکہ کسی مذہب یا قول امام کے موافق فتوے دینا تقلید امام نہین کہلاتا اسکو **توافق راے** کہا جاتا ہے۔ اِسی نظر سے مولانا ممدوح نے اِس کلام مین (اگر وہ واقعی کلام آپ کا ہے) لفظ **موافق** اختیار فرمایا ہے جسکو ان حضرات نے نہین سمجھا اور یہہ توافق راے سے فتوی دینا بڑے بڑے اکابر علماء سے منقول ہے جنکو خود مقلد ہونیسے انکار رہا ہے۔ قاضی ابو علی اور قاضی حسین اور قفال جو شافعی مشہور تھے کسی مسئلہ مین شافعی مذہب کے موافق فتوے دیتے تو صاف فرماتے کہ ہم امام شافعی کے مقلد نہین ہماری اُن کی راے کا اتفاق ہوگیا ہے یہہ بات اُن سے فاضل قندہاری نے **مغتنم الحصول** مین نقل کی ہے۔

قال القفال الشافعی والقاضی ابو علی الشافعی والقاضی حسین الشافعی لسنا مقلدین للشافعی بل وافق راینا رایہ
(مغتنم)

پہر اگر مولانا ممدوح نے بہی اسی معنی کر کہدیا کہ مین حنفی مذہب کے موافق فتوی دیتا ہون، تو اسمین اعتراف تقلید کہان پایا گیا۔

اس بحث سے ثابت ہوا کہ مولانا کا وہابی مذہب کو بُرا کہنا یا حنفی ہونے کا معترف ہونا یا حنفی مذہب کے موافق فتوے دینے کا اقرار کرنا (جو اُن حضرات نے مشہور کر رکھا ہے کسی ضمنی یا معنوی اقرار یا انکار کا جس کے

یہ لوگ مدعی ہون مُثبت نہین ہے اور اگر ان **ضمنی** اقرار دن یا انکار دن کو تسلیم بھی کر لین تو اِس سے ہمارا وہ اصلی اعتراض کہ فیصلہ یا توبہ نامہ جعلی مین جرائم کا صریح اقرار یا انکار ضروری تہا دفع نہین ہو سکتا **ولہذا جن** لوگون کو ہمارے بیان سے اِن ضمنی اقرار دن یا انکار دن کا بے اعتبار ہونا سمجھ مین نہ آوے وہ یہی ایک سیدھی بات یاد رکھین اور اسی مین غور کرین کہ جن امور مین تنازع تہے اشتہار توبہ نامہ جعلی مین انکا صریح اقبال یا انکار نہ مولانا ممدوح کی کلام مین پایا جاتا ہے نہ پاشا کے فیصلہ مین۔ اسیوجہ سے بحکم قانون شریعت و عدالت وہ اشتہار جعلی و بناوٹی ہے اور عدالت عالیہ نایب السلطنت عثمانیہ کی طرف اسکی نسبت گستاخی و سوء ادبی ہے۔

اسپر اگر کوئی **اعتراض** کرے جیسا کہ ہمارے ہمعصر اخبار نویس کرتے ہین) کہ اگر وہ اشتہار جعلی ہوتا تو وہ مکہ مکرمہ مین چھپکر کیونکر شایع ہوتا۔ ہوا تہا تو اُسکی اشاعت کرنے والون پر پاشا کی طرف سے **مواخذہ** ضرور ہوتا۔ اسکا **جواب** یہ ہے کہ عجب نہین کہ یہ اشتہار مکہ مین عام طور پر شایع نہ ہوا ہو **اور اگر** ہوا ہو تو **عجب** نہین کہ ان پر مواخذہ ہوا ہو **اور اگر** مواخذہ نہین ہوا تو عجب نہین کہ انہون نے سازش کر کے پہلے ہی سے کوئی حکمت عملی اور چالاکی کر لی ہو۔

ہمارا دل تو یہی گواہی دیتا ہے کہ اگر یہ کاغذ مکہ مین چھپکر شایع ہوا ہی تو ان ہی حضرات کرام یا اُن کے مثل اور خیر خواہان اسلام نے اِس موقع پر اہل عدسی ملکران کو کچھ ترغیب† دلا کر کوئی جعلی تحریر مولانا ممدوح کیطرف سے دیوان مین پیش کر دی ہے جو لفظ بہ اتنی

---

† اس تجویز مین سالسان کی کچھ توہین ہے تو پہلے سے مجوزہ ہی حضرات ہین جو لکھ چکے ہین کہ مولانا ممدوح اور اُنکے رفیقون نے وہان بہت روپیہ خرچ کیا۔ دیکھو اخبار نور الانوار و منظر العجایب جسکی عبارت سابقاً منقول ہو چکی ہے۔

زبانی انکار و براءت کے جسکی ہم بھی مدعی ہین اور اسکی تصدیق کے لئے پاشا مکہ کا خط پیش کرتے ہین منافی نہین ہے۔ بلکہ فی الجملہ اسکے موید و مصدق ہے۔ پھر کسی خیرخواہ اسلام (مکرب علم +) نے اس تحریر کو جسکو اردو مین بتاتے ہین عربی مین ترجمہ کراکے مطبع میرٹھ مین چھپوا دیا اور اسی سازش اور حکمت عملی کے سبب اسکی طبع و تشہیر پر (اگرچہ مکہ مین ہوئی ہے اور اسپر ابھی برس نہین ہوا) انکو کسی اعتراض و انکار کا خوف نہین ہوا اور اسی بنا پر عجب نہین ہے کہ یہ حضرات مکہ والون سے اسکی تصدیق بھی کرا دین اور وہان کے علما یا عوام یا بعض اہل عمدہ کی **مہری تحریرین** اسکی تائید مین منگا دین

ولہذا ان مہرون و شہادتون کے جواب مین ہم پہلے ہی سے کہہ دیتے ہین کہ ہمکو ان مہرون اور شہادتون پر بھی شبہ اور جعلی ہونیکا گمان ہوگا ہمارے ظن و گمان کی تکذیب اور اس تحریر کی اصلیت کی تصدیق کا کوئی مدعی ہو تو ہمکو مولانا کی **اصل** دستخطی **تحریر** یا اسکا **فوٹوگراف** دکھا دین جیسا کہ ہم خط پاشا مکہ کا فوٹوگراف پیش کرتے ہین۔ ہندوستان کے کسی مسلمان فوٹوگرافر کو دو سو روپیہ خرچ کرکے مکہ شریف مین بھیجدین وہ اصل تحریر نہ لا سکے تو اسکا عکس ہی اتار لادے **اسکے مصارف** کا ان حضرات مخالفین مولانا ممدوح سے تحمل نہ ہو سکے تو نصف خرچ ہمسے لین۔

مولانا ممدوح کی اصل تحریر یا اسکا فوٹوگراف ہندوستان مین آگیا اور اسکو چار معتبر اشخاص دو مسلمان (ایک اہلحدیث ایک اہل تقلید)

+ اگر وہ کسی اہل علم (مولانا ممدوح کی مخالف کمیٹی یا کسی دیگر عربی دان) کا ترجمہ ہوتا تو وہ ایسا غلط نہ لکھا جاتا جیسا کہ وہ بھی اس کمیٹی سے جو مولانا کی برخلاف مین تھی اور کسی عربی دان سے توقع نہین کہ استیبا کو استبا لکھے اور معروف و مجہول کی تمیز سے مجہول رہے۔

دو مذہب غیر (ایک ہندو ایک عیسائی) نے مولانا ممدوح کی قلم سے (جیسا کہ توبہ نامہ جعلی مین بقلم خود لکہہ رکہا) لکہا ہوا برقرار دیا اور بعینہ وہ عبارت (جو اشتہار مطبوعہ مطبع مکہ میریہ وغیرہ مین شائع کی گئی ہے) دستخطی جناب مولانا ممدوح نکل آئی تو ہم اس تحریر کو مان لینگے اور جہانتک ہمارا بس چلا ہم اپنے گروہ کے لوگون سے مولانا ممدوح کی اُس بات کی کہ مینے مکہ مین توبہ نامہ نہین لکہا تکذیب کرائینگے اگر کوئی تکذیب نکریگا تو ہم خود جو اُن کے اخص تلامذہ سے اور دلی معتقد و مریدین تکذیب کرینگے اور اُسکی خوب تشہیر کرینگے اور اس امر مین انکی نصرت سے ہٹ جاوینگے اور انکی حمایت اور برات مین پہر کبہی قلم نہ اُٹہائینگے ہم اسپر خدا کی قسم کہاتے ہین اور اسکو ضامن وگواہ بناتے ہین واللہ ثم باللہ ثم تاللہ وکفی باللہ وکیلا وکفی باللہ شہیدا۔ اس سے بڑہکر ہماری نیک نیتی وصداقت اپر کوئی اور دلیل کیا چاہیگا اور اس توبہ نامہ کی صدق یا اُسکے برخلاف کی امتحان کا کوئی اور سبیل کیا بتائیگا۔

(۵) خط یاروبکار پاشا مکہ بنام پاشا مدینہ جو صفحہ (۳۱۱) مین منقول ہے صاف اور یقینی شہادت دیتا ہے کہ یہ توبہ نامہ جعلی ہے اس خط مین برات ذمہ کا بیان ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ جو جرم مولانا ممدوح کے ذمہ لگائی گئے تہے وہ انسے سرزد نہین ہوے اور یہ مطلب مضمون توبہ نامہ کے (جس سے یہ سمجہا جاتا ہے کہ جرم سرزد ہوئے تہے پہر اُنسے مولانا تائب ہوئے) صریح مخالف ہے اور اس خط کی صداقت مین تو کوئی شک نہین کرسکتا کیونکہ اسپر پاشا مکہ کی خاص مہر ثبت ہے اور †مخالفین مولانا ممدوح نے بہی اسکو تسلیم کرلیا ہے

---

۱. دیکھو کشف الاخبار بمبئی نمبر ۱۱ جلد ۲۱ کالم ۱ سطر ۱۹ وہ جسمین پروانہ راہداری کی تفسیر ان الفاظ سے کی ہے (جو حاکم مکہ نے عبدان مکہ کے نائب جدہ کو بخواہش انکے دیا تہا) اور اشتہار گمنام دہلی جسکا ذکر صفحہ (۳۳۹) مین آویگا۔

لاجرم اسی توبہ نامہ کو (جو اسکے مخالف ہی) جعلی کہنا پڑیگا۔

اس خط کے موجود ہونے یا اسپر پاشا مکہ کی مہر ثبت ہونے مین کسیکو شک ہو تو مواضع منفصلہ ذیل سے جسمقام مین چاہے اصل خط یا اسکا فوٹوگراف دیکھ لے اصل تو دو مقام (دہلی اور لاہور) مین دکہایا جاسکتا ہے اسکا فوٹوگراف مواضع ذیل مین

مقام	اعیان جنکے نام فوٹوگراف روانہ ہوگا	مقام	اعیان جنکے نام فوٹوگراف روانہ ہوگا
ابہر ضلع ناگپور	حکیم محمد دلاور خان صاحب	سیالکوٹ	مولوی غلام حسن صاحب
امرتسر	مولوی احمد اللہ صاحب	حیدرآباد دکن	مولوی چراغ علی صاحب یا مولوی صلاح الدین صاحب۔
ایبٹ آباد	بابو غلام محی الدین صاحب کلرک فارسٹ ڈیپارٹمنٹ	راولپنڈی	منشی محمد سعید صاحب
آرہ	مولوی محمد ابراہیم صاحب	رحیم آباد	شیخ احمد اللہ صاحب
الہ آباد	مولوی محمد حسین صاحب (دائرہ شاہ حجۃ اللہ	سکھر	میان محمد رمضان صاحب
بنارس	مولوی محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ	گہوہی ضلع ساگر	ڈاکٹر سید جمال الدین صاحب
بنگلور	مولوی محمد شریف صاحب مہتمم منشور محمدی	کلکتہ	مولوی عطاء الرحمن صاحب کلرک حفظان صحت
بمبئی	حافظ عظیم اللہ صاحب یا مولوی عنایت اللہ صاحب	لکہنو	مولوی عبد الحی صاحب
بہیرہ	حکیم فضل الدین صاحب	لودیانہ	مولوی محمد حسن صاحب
پٹنہ	مولوی سید احمد حسین صاحب	مدراس	مولوی سید فخر الدین صاحب۔
پشاور	ماسٹر غلام حسین صاحب یا مولوی رحمت اللہ صاحب	ملتان	منشی محمد صاحب
پٹیالہ	منشی احمد حسن صاحب	نابہ	ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب
پورٹ بلیر	ڈاکٹر کبیر الدین صاحب	نصیرآباد	حاجی احمد حسین صاحب نقلنویس
جبلپور	مولوی محمد یسین صاحب شیخ عبد الغنی صاحب	وزیرآباد	حافظ عبد المنان صاحب
جالندہر	منشی دین محمد صاحب	ہوشیارپور	مولوی الہی بخش صاحب

ان حضرات مین بعض اشخاص ایسے بھی ہین جن سے ہمکو سابق راہ و رسم خط و کتابت نہین ہے اُنکی خدمت مین ہم بلا تعارف و استحقاق سابق (اُنکو امین و خیر خواہ اسلام و طالب وفاق اہل اسلام سمجھکر) یہ خط ارسال کرینگے وہ حضرات از راہ لطف و کرم لوگون کو یہ خط ملاحظہ کرائین اور مولانا ممدوح کو تہمت اہانت سے اور پاشا مکہ کو الزام ظلم اور دار و گیر و مزاحمت بیجا سے بری کرین تاکہ مسلمانون کا باہمی جوش و نفرت کم ہو اور کوئی صورت وفاق پیدا ہو۔

اسی طرح مولانا ممدوح کے مخالفین (اگر وہ اس آتش بغض و عناد و فتنہ و فساد کو بدستور مشتعل رکھنا چاہتے ہین) مولانا ممدوح کے توبہ نامہ کے [illegible] کو جا بجا مشتہر کرین اور نہین تو دہلی و لاہور مین ہی سہی۔ چنانچہ ہم [illegible] ہی غرض سے [illegible] ان اصول و دلایل سے ہماری بیان کے مخالفین ہمارے بیان کو اپنے بیان پر ترجیح نہ دین تو ہمارے اور اپنے بیان کے نتائج اور اجوبہ بھی بیان کر دیتے ہین [illegible] انصاف ت مسلمانون اور سلطنت روم کی خیر خواہی کی نظر سے دیکھین ہمارے بیان کے نتائج بحق اسلام۔ مسلمانان۔ حرم محترم۔ پاشا مکہ اور دولت عثمانیہ بہتر سمجھین انکو ترجیح دین ہم اپنی کچھ نہین کہتے محض ثالث ہو کر دونو بیانون کے نتائج بیان کرتے ہین وباللہ التوفیق

بیان نتائج ہر دو بیان

اگر ہمارا بیان غلط اور ہمارے مخالفین کا بیان صحیح ہے اور واقعی مولانا ممدوح کو پاشا مکہ نے قید کیا اور اُن کے مذہب مین دخل دیا ہے اور اس مذہب سے ظاہر اور توبہ کرائے بغیر نہین چھوڑا اور اُن کے حق مین سفارش و حمایت گورنمنٹ کا بھی لحاظ نہین کیا تو اسکا نتیجہ یہ ہے کہ وہ لوگ رعایا انگلشیہ پر سخت ظلم کرتے ہین اور برٹش گورنمنٹ کے حقوق اور رابطہ اتحاد و معاہدہ کا جو برٹش گورنمنٹ

کو دولت عثمانیہ سے حاصل ہی کچھہ پاس نہین کرتے اسمین نہ صرف مولانا ممدوح کی توہین پائی جاتی ہے بلکہ برٹش گورنمنٹ (جنکی رعایا کہلاکر اور خیر خواہی جتلاکر اور انکا پاس پورٹ اور چٹھیان دکھلاکر مولانا نے سخت تکلیف پائی ہے) کی بہی توہین اسمین موجود ہے اور ایسی حالت مین برٹش گورنمنٹ کا دولت عثمانیہ سی رابطہ اتحاد کالعدم ہے اور برٹش کانسل کا جدّہ مین اور اسکے نائب یا اسسٹنٹ کا مکہ مکرمہ مین رہنا اور وہان کے ہندی ساکنین کا اپنے حفظ امن کے لئے رعایا انگلشیہ کہلانا یا ہندوستان کی رعایا کا وہان جانیکیوقت گورنمنٹ کے پاسپورٹ اور چٹھیون پر اعتماد کرنا بلا حاصل ہے۔

اس صورت مین گورنمنٹ کا (نہ صرف ہماری خاطر بلکہ اپنے حقوق سلطنت کی محافظت کی نظر سے) منصبی فرض ہے کہ پہلے اپنی کانسل مقیم جدہ سے اس مقدمہ کی کیفیت طلب کرے (اگر اسنے خود رپورٹ نہ کی ہو) اسکی رپورٹ سے بھی اس ظلم و تعدّی کا مل ثبوت نکلے یا کچھہ تائید پائی جاوے تو پھر اسکی بابت سلطان روم سے خط و کتابت کرے اور بذریعہ سلطان ممدوح پاشا مکہ سے پچھلی کارروائیون کا جواب طلب کرے اور آئندہ ایسا پختہ اور باضابطہ انتظام کرے کہ پھر کسی باشندہ و رعایا گورنمنٹ انگلشیہ پر اس قسم کی دست اندازی اور مزاحمت [illegible] اختیار باقی نہ رہے — اور اگر برٹش گورنمنٹ کا اس قسم کی درخواست [illegible] مضمون کی مراسلت کرنیکا دولت عثمانیہ سے حق نہین ہے یا کوئی خاص حالت

گورنمنٹ انگلشیہ اور دولت عثمانیہ کی اس تحریک - واقف ہی (چنانچہ **سلطان الاخبار** کے وہ الفاظ جو صفحہ (۳۲۰) مین منقول ہوئے اس امر کیطرف مشعر ہین **تو ہم** ادب اور خلوص سے معافی مانگ کر گورنمنٹ کی خدمت مین گذارش کرتے ہین کہ اس صورت مین **وہ جدہ** سے **اپنی کانسل کو اُٹھا لے اور اپنی رعایا** (سنی اہلحدیث اور اہل تشیع) **کو جو گورنمنٹ کی حمایت کے بھروسے** باوجود خوف مخالفت ساکنان مکہ اپنا مذہبی فرض (حج) ادا کرنے کے لئے وہان جاتے ہین یا بہ نیت حصول مزید ثواب وہان رہتے ہین **یہہ امر جتا دے** تاکہ وہ لوگ اس وجہ کہ مین اگر اپنی جان کو خطرہ مین نہ ڈالین **اس کے بعد** ہم بھی اس امر کا **اشتہار و اعلان** کر دینگے کہ گروہ اہلحدیث اورگروہ اہل تشیع کو (جنسے اہلحدیث کو تشبیہ دیجاتی ہے) یہہ جتا دینگے کہ آیندہ وہ گورنمنٹ کی رعایا ہونیکے دعوے اور بھروسہ پر حج کے لئے نہ دوڑین اپنا آپ سنبھالکر (اہلحدیث رک عمل بالحدیث کو ہندوستان مین چھوڑ کر اور حنفی مذہب کا کلمہ پڑھکر اور شیعہ تقیہ اختیار کرکے) حج کو جائین یا اس **عذر و خیال** سے کہ اب انکی جان و مال کی وہان خیر نہین ہے **حج** بیت اللہ **کو اپنے ذمہ سے ساقط** سمجھکر یہان ہی سے بیٹھے بیٹھے دلی عقیدت سے سلام اور اسی استقبال کعبہ پر (جو وہ پنجگانہ نماز مین اس پاک گھر کیطرف کرتے ہین) اکتفا کرین۔ اور **جو لوگ** اس حالت عذر پر بھی **اپنے شوق** زیارت کو **ضبط نہ کر سکین وہ** کم سے کم اتنا بچاؤ تو اپنے ساتھ لیلیا کرین کہ بجائے پاسپورٹ اور چٹھیات معزز عہدہ داران گورنمنٹ **ہندوستان** کے مذہبی ریفارمرز مقدس **علما** اور حضرات **اڈیٹرز** سے **سارٹیفکٹ** حاصل کرلین **اوران** سے اس امر کا

وعدہ لین کہ اِن کے مکہ پہنچنے کے بعد حضرات علماء ہندوستان سی رسالہ انتظام المساجد اور جامع الشواہد یا ان کے مثل کوئی اور کمینہ ہیچکر یہہ نہ لکہدین کہ یہہ لوگ کافر اور واجب القتل ہین اور حضرات ایڈیٹرز اپنے اخبارون مین انکی مٹی پلید نکرین (لیکن اکثر بیچارہ عوام اتنے دور اندیش کہان ہین! اور ان حضرات تک انکو رسائی کب ہے لہذا ہم ہی انکی طرف سی ان حضرات کی خدمت مین فتوی اور سارٹیفکیٹ کے لئے درخواست اس مضمون کے خاتمہ پر پیش کرینگے۔ براہ مہربانی وہ اسکا جواب دین تاکہ ہم اسکو اشاعۃ السنہ مین درج کردین اور اگر ہمارے مخالفین کا بیان غلط اور ہمارا بیان صحیح ہے اور مولانا ممدوح سے قید یا زد وکوب کی مزاحمت اور ان کے مذہب مین کسی نوع سی مداخلت نہین ہوئی صرف انکو پاشا مکہ نے اُن کے دشمنون کے کہنے سی بلایا ہے اور برٹش گورنمنٹ کانسل کے کہنے اور بتانے سے کہ یہہ معزز اور خیرخواہ گورنمنٹ ہین یہہ عذر کیا کہ ہمنے اِن کی حفاظت کے لئے انکو اپنے پاس رکہا ہے، آخر انکا بیان سنکر انکو بری ذمہ کیا اور بری الذمہ ہونیکا سارٹیفکٹ دیکر عزت سے رخصت کیا تو اسکا نتیجہ یہہ ہے کہ اِس گورنمنٹ کی حدود سلطنت دولت عثمانیہ مین بڑی وقعت و عزت ہے کہ نائب دولت عثمانیہ (پاشا مکہ) نے مولانا ممدوح سے باوجودیکہ ساڑہے تین سو آدمی نے اُن کے برخلاف شہادتین دی صرف اسوجہ سی کہ برٹش کانسل کے وکیل نے اِنکا معزز و خیرخواہ گورنمنٹ ہونا ظاہر کیا تہا اُن سے کوئی ملزمانہ سلوک نہ کیا صرف اِن مفسدون کی خاطر سے یا مولانا کی حفاظت کے لئے انکو اپنے مکان مین رکہا اور آخر اون کا بیان سنکر اونکا بیجرم و [illegible] ہونا

معلوم کرکے انکو عزّت کے ساتھ مرخص کیا۔ اِس صورت مین برٹش گورنمنٹ کو دولت عثمانیہ سے پچھلی کارروائی کی نسبت کچھہ استفسار کرنے اور اسکا جواب لینے کی کچھہ ضرورت نہین۔ ہان آئندہ کے لئے بہ نظر رعایا پروری و عام ہمدردی اپنی رعایا (ساکنین مکہ ہون خواہ حجاج ساکنان ہند خصوصًا جو معزز اور خیرخواہ گورنمنٹ ہین) کی حفظ و امن کا ایسا انتظام کرنا مناسب ہے کہ اسمین اُن کے مخالفون یا سرکار کی بدخواہون کو گنجایش دخل نہ رہے وہ لوگ پہر نہ کبھی معزز خیرخواہان گورنمنٹ کو وہان نہ ستائین اور نہ عدالت مین پہنسادین جس سے وہان وہ مفسد اُن کی توہین کرین اور ہندوستان مین اپنے ہم خیال و ہم مذہب اخبار نویسون سے انکی توہین کرادین ایک **صورت** (جس سے نہ دولت عثمانیہ کے حقوق مین کسی نوع کی مزاحمت ہو اور نہ کوئی نئی مداخلت اور نہ کسی اور مسلمان کی حق تلفی یا اس کے حقوق مین دخل دہی ہے بلکہ وہ سابق عملدرامد کی ہی توسیع و تائید ہے) ہمارے خیال مین یہ آئی ہے کہ برٹش گورنمنٹ دولت عثمانیہ سے دوستانہ درخواست کرے کہ اگر آئندہ کوئی شخص برٹش گورنمنٹ رعایا سے (ہندوستان سے حج کے لئے مکہ جاوے خواہ اُس جگہہ کا مقیم ہو) وہان کسی جرم کا (دینی ہو خواہ دنیا کے متعلق) ارتکاب کرے تو اُسکو پاشا مکہ بلا واسطہ برٹش کانسل اپنی عدالت مین طلب نہ کرے اور نہ کوئی کارروائی یا تجویز اخیر اسکے مقدمہ مین اپنے آپ کرلے۔ بلکہ اس شخص کا مقدمہ تحقیقات اور سزا کے لئے برٹش کانسل یا اسکے مسلمان نائب یا اسسٹنٹ کے سپرد کرے

یہ نہو سکے تو کم سے کم اتنا تو ضرور ہو کہ برٹش کانسل اسکے مقدمہ مین اول سے آخر تک بطور جیوری کے شامل اور شریک رہے اور جو کارروائی ہو اسکے اتفاق رای اور تجویز سے ہوا کرے اور اس کارروائی کی تحریر (یا نقل) اُسکے دفتر مین بہی رہے۔

اس صورت سے یقین ہے نہ کسی ان کی مذہبی مخالف اور بد خواہ گورنمنٹ کو انکی ایذا رسانی کی جرأت ہوگی نہ ان کے مذہبی بہائیون کو جہوٹی خبرین شایع کرنیکی گنجایش رہیگی نہ کسی گورنمنٹ کیطرف کوئی بات ظلم یا توہین کی عاید ہوگی۔

یہ صورت بالکل اجنبی اور نئی نہین ہے پہلے ہی برٹش کانسل مقیم جدہ ہندیون کے (جو برٹش گورنمنٹ کی رعایا ہین اور مکہ مین رہتے ہین) استغاثے سُنتا ہے اور اُن کے مقدمات مین دخل دیتا ہے۔ اور اپنے مظلوم رعایا کی حق رسی کراتا ہے ہمنے اس تجویز مین یہہ وسعت تجویز کی ہے کہ اول سے آخر تک اسکو مداخلت رہے اسکی شمولیت کے سوای یکی طلبی بہی نہونے پاوے جسمین اِنکے دشمنون کو طرح طرح کے الزامات اور اتہامات کی گنجایش ہے **مولانا ممدوح** کے مقدمہ کی نسبت اہلحدیث کو پاشا مکہ کی نسبت کچہہ **شکایت** ہے تو صرف اس **قدر** ہے کہ عدالت مین انکی طلبی کیون ہوئی۔ اور تین دن تک انکو (خاص محل یا تہانا مین کیون نہ سہی) بندش کیون رہی۔ اتنی ہی کارروائی کو ان کے مخالفون نے کچہہ کا کچہہ بنا لیا اور تمام ہندوستان اور عرب مین انکو بدنام کیا آیندہ اس طلبی رعایا برٹش گورنمنٹ کا بلا مداخلت و شراکت کانسل کسیکو وہان اختیار نہ رہے تو ان ناہونی شکایتون کا وقوع نہو۔ اِس **قسم** کے مذمت بتانے اور کرنے اور امن و آزادی **قایم کرنے** کیلئے

گورنمنٹ ایک مدت سے ساکنان مصر سے (جو اُسکی رعایا نہین ہین) **ہمدردی** کر رہی ہے اور اس سے پہلے مظلومان **ابی سینیا** سے ہمدردی کر چکی ہے اور اسپر لشکر کشی کر کے اُسکو قید غلامی سے آزادی دلا چکی ہے **یہان تو** اُسکو اپنے خاص وفادار رعایا کی آزادی قایم کرنیکے لئے صرف قلم اُٹھانے اور ایک دوستانہ خط کے لکھنے کی تکلیف کرنی پڑتی ہے۔ اسلئے ہمکو امید ہے کہ ہمارے اس تجویز پر (یا جو اس کے مثل مفید ہو) گورنمنٹ ضرور توجہ کریگی اور اپنی وفادار رعایا کو آزادی دلائیگی جیسا کہ خود اُس نے آزادی دے رکھی ہے۔

اب ہمارے ناظرین (موافقین ہون خواہ مخالفین) **انصاف** سے کہین کہ ان **نتائج** کی **نظر** سے ہمارا بیان درست و راست اور تسلیم کرنے کے لایق اور بحق اسلام و مسلمانان مفید اور رابطہ اتحاد برٹش گورنمنٹ و دولت عثمانیہ کے مناسب حال ہے یا ہمارے **مخالفین کا بیان**۔

ہمارے ضمیمہ نمبر ۹ جلد ۶ مین مضمون مژدہ کو بعض اسلام کے **دوست** (مگر نادان) پڑھکر یہ فرمانے لگے کہ صاحب اشاعۃ السنہ برٹش گورنمنٹ کو سلطان روم سے لڑانا چاہتا ہے **وہ صاحب** اب انصاف کو ایمان کو دوراندیشی کو پیش چشم رکھکر ہمارے بیان اور اُسکے نتائج اور **مخالفین** کے بیان اور اُسکے نتائج کو غور سے پڑھکر کہین کہ برٹش گورنمنٹ اور دولت عثمانیہ مین **لڑائی کرانیوالا کون شخص ہے**۔ کیا ہم مین جو یہ کہتے ہین کہ نہین نہین وہان (مکہ مین) ایسا کوئی امر نہین ہوا جس سے برٹش گورنمنٹ رعایا کی اور اسکے سبب اس گورنمنٹ کی توہین ہوئی ہو لہذا برٹش گورنمنٹ گذشتہ حالات کی نسبت دولت عثمانیہ سے کچھ دریافت نہ کرے۔ صرف آیندہ کے لئے ایسا انتظام کرا دے جسمین رعایا برٹش گورنمنٹ کو ان کے مخالفون اور گورنمنٹ کے بدخواہون سے تکلیف نہ پہونچے۔ یا ہمارے **مخالفین** جو یہ بیان کرتے ہین کہ پاشا مکہ نے برٹش گورنمنٹ رعایا سے یہ مخالفانہ سلوک کیا اور وہ برٹش کانسل سے ایسی کم التفاتی سے پیش آیا جسکا لازمہ یہ ہے کہ گورنمنٹ ضرور ان بیجا مزاحمتون اور کم التفاتیون کا (یا فرض کر) عتاب کرے اور بات بڑہے۔ **ناظرین اہل انصاف** سے

امید ہی کہ ہمکو کبہی باہم لڑنیوالا قرار نہ دینگے۔ ان ہی حضرات مخالفین کو یہہ اندریس (لقب) عطا کرینگے۔ ہمارے بیان اور بیان مخالفین کا (بوجہ اولی) **دوسرا پولیٹیکل** نتیجہ ہی کہ اہلحدیث ہند برٹش گورنمنٹ کی حکومت کو بہت غنیمت جانتے ہین اور دل سی چاہتے ہین اور (امن و آزادی کی نظر سے) اسکو اسلامی حکومتون سی زیادہ دوست رکہتی ہین کیونکہ وہ اسکو اپنے مذہب و اسلام کا محافظ سمجہتے ہین اور یہہ بات تسلیم کیگئی ہے کہ ہر کسیکو اپنا مذہب پیارا ہے پہر جو اسکے حفظ و امن کا وسیلہ ہو کیون نہ انکو پیارا ہو۔ اس نتیجہ کا یہہ لازمہ نتیجہ لایق تسلیم ہے کہ اس گروہ سی گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت کبہی نہ ہوگی جبتک کہ انکو اپنے مذہب کی پابندی رہیگی۔ ہمارے بیان کا **تیسرا نتیجہ** یہہ ہی کہ ہندوستان کے اکثر اخبارون نے گروہ اہلحدیث اور ان کے ایک سردار و مقتدا پر سخت ظلم کیا ہی جس سے انکو **استغاثہ کا حق** حاصل ہی ولہذا ان اخبار والون کو مناسب ہے کہ اس ظلم کے مکافاۃ کرین اور ان خبرون خلاف واقع کی (جو مولانا ممدوح کی نسبت انہون نے شایع کی ہین) اپنے اخبارون مین تردید کردین وہ تردید نہ کرین اور پہر بہی یہہ انپر نالشی نہ ہون تو اسکا نتیجہ لایق تسلیم ہے کہ یہہ گروہ نہایت صابر و بردبار ہے اور انکو کسی فرقہ اسلامی کی ایذا رسانی مد نظر نہین جو کچہہ کرتے ہین اپنے بچاؤ کے لئے کرتے ہین انکا کام کسیکو ایذا دینے کے بغیر چل سکے تو انکو کسی کے ایذا دینے سے کچہہ مطلب نہین۔

ایک گمنام (اشتہار یا اعلان) کسی گمنام مطبع دہلی مین چہپا ہے اسمین **کوئی صاحب** مجہول الاسم والرسم لکہتے ہین اگر یہہ لوگ (اہلحدیث) اپنے دعوے مین سچے ہین اور یقینا جانتے ہین کہ مولوی صاحب کے ساتہہ یہہ معاملہ ہرگز نہین ہوا تو مطبع میریہ سلطانیہ پر ہتک عزت کی **نالش کیون نہین کرتے**۔ بنک بہوپال اور پٹنہ کا بیت المال کس روز کام آئیگا۔

انکی خدمت مین التماس ہی کہ اگر اس قوم اہلحدیث مین مسلمانون کی باہم اتفاق و جود معاملت پڑہ ایڈیٹر اشاعۃ السنہ وغیرہ جیسے اشخاص ہوتے تو اسوقت تک بیسون پرچے اردو ہندوستانی اخبارون پر نالشین ہو جاتین۔ ہماری پاس [illegible] فرز [illegible] اور نہ [illegible]

(اہلحدیث) کے خطوط نالش کرنیکی اجازت لینے کو آئے ہوئے ہین (جو چاہے ان خطوط کو دیکھ لے) ہم انکو نالش سے مانع ہوئے ہین اور یہہ وعدہ دیچکے ہین کہ ہم ایسی تدبیر و تجویز کرینگے جس سے بغیر نالش اور کسی فریق یا شخص کو تکلیف دینے کے ہمارا کام چل جائے۔ اور ہم کو ان تکالیف سے نجات ہوجائے۔ جسکا ایفاء ہمنے اس تجویز سے کیا ہے جو گورنمنٹ کی خدمت مین عرض کرچکے ہین۔ اگر **گورنمنٹ** نے ہماری اس تجویز کیطرف توجہ نہ کی اور ہمارے اسلامی بھائی اخبار نویسون نے بھی اس **ظلم** کے مکافات نہ کی تو مطبع میریہ تو ریاست غیر مین ہے ان حضرات ملکی اخبار نویسون پر تو ضرور نالش ہوجاویگی۔ ہمارے احباب جلدی نہ کرین تھوڑے دن از راہ کرم صبر کرین۔ دیکھین تو سہی ہوتا کیا ہے۔ یہ نالش نہ کرنیکا جواب ہی **رہا جواب** اس رمز و اشارہ کا کہ بنک بھوپال اور پٹنہ کے **بیت المال** کا روپیہ کس روز کام آویگا ؟ سو ہم نمبر ۱۲ مین عنقریب ایسا کافی و شافی جواب دینگے کہ پھر آپ کی یا کسی اور آپ کے مذہبی بھائی کے زبان پر یہہ کلمہ نہ آئیگا اور گورنمنٹ کو روشن دلایل سے معلوم ہوجائیگا کہ گورنمنٹ کی مخالفت کے لئے بیت المال جمع کرنیوالے اور ان ارادون اور تدبیرون مین رہنے والے ان ہی حضرات کے مقلدین بھائی ہین اہلحدیث کا دامن اس تہمت سے پاک ہے

ما اہل حدیثیم دغا را نہ شناسیم   صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست

اب ہم اس مضمون کو **ختم** کرتے ہین اور اپنے ناظرین سے امید رکھتے ہین کہ ہماری اس بحث و بیان کو اعتراض نمبر ۲ مشیر قیصرہ کے جواب مین کافی و وافی سمجھین گے اور حسب **وعدہ** گروہ اہلحدیث کی طرف سے حضرات علما اور ایڈیٹرون کی خدمت مین فتوی اور **سارٹیفکٹ کی درخواست پیش کرتے ہین**۔

چہ میفرمایند علماء دین و ایڈیٹران با تمکین

اندرین صورت

اہلحدیث جنکے عقاید [illegible] دکہلایہ ہون) کہ خدا تعالی واحد لاشریک ہے کذب وغیرہ عیوب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے پاک ہر ایک چیز [illegible] غیرہ سے [illegible] نہین ہے اور محمد [illegible] ہین تبلیغ احکام مین معصوم ہین اور جن چیزون کو خدا اور رسول نے حلال کیا ہے حلال ہین جنکو حرام کیا ہے (جیسے خنزیر نکاح محرمات خارجہ چربی وغیرہ) حرام ہین - آنحضرت کے خلفاء راشدین (ابوبکر صدیق - عمر فاروق - عثمان ذی النورین - رضی اللہ عنہم - علی مرتضی علیہ السلام) کی خلافت برحق ہے اور اہلبیت نبوت کی محبت و موالاۃ ایمان کا جزو ہے - اور مجتہدین مذاہب مشہورہ اور مشائخ طرق قدیمہ سب کے سب خدا تعالی کے مقبول بندے ہین) **مسلمان کلمہ گو ہین یا نہین** نہین تو بیان فرماوین کہ کونسی شرط اسلام یا جزو ایمان انمین پائی نہین جاتی - اگر مسلمان ہین تو یہہ وہ کعبہ شریف کے حج اور وہان کی اقامت کا عام کلمہ گویون کے مساوی **استحقاق رکھتے ہین یا نہین** - نہین تو وجہ عدم استحقاق بتاوین اور یہہ بیان فرماوین کہ **شیعہ** اور خارجیون وغیرہ کلمہ گویون کو ان پر کیا فوقیت ہے کہ وہ اس استحقاق سے محروم نہین ہین اور بلا روک ٹوک حج کرتے ہین - اور اگر وہ سب کلمہ گویون کے مساوی استحقاق رکھتے ہین تو انکو فتوے دادہ رخصت دین - مگر علماء [illegible] مکہ کو پہنچنے کے بعد رسالہ جامع الشواہد [illegible] رسالہ انتظام المساجد مکہ مین ارسال فرماکر یہہ نہ لکھین گے کہ یہہ کافر و واجب القتل ہین - اور **اڈیٹر** یہہ عہد دین کہ یہہ اخبارون مین اپنی نسبت یہہ نہ چہاپ دین گے کہ یہہ خنزیر کی چربی اور کتے کے گوہ موت کو حلال اور پاک سمجھتے ہین اور مکہ مین یہہ یون ذلیل ہون - **اور اگر** یہہ انکو فتوی اور سارٹیفکیٹ نہ لکہہ دین اور ادہر مکہ والے انکو حج نہ لینے دین مارین پیٹین یا قید کرین تو یہہ یہہ حضرات ارشاد کرین کہ ایسی صورتین ان کے ذمہ سے فریضہ حج ساقط اور معاف ہے یا نہین - جیسا کہ راستہ کے لوٹیرون اور ڈاکون کے خوف سے حج معاف ہونا کتب فقہ شریفہ مین لکہا ہے **بینوا توجروا**

التماس - (۱) اڈیٹران اخبار جنکو اہلحدیث سے کاوش نہین ہے درخواست و استفتا کو اپنے اپنے اخبارون مین درج فرماوین -

(۲) اعیان و اشتراک اہلحدیث جنکو ہمارے رسالہ کے کل یا بعض حصہ مضمون سے اتفاق ہو وہ ہمکو توافق رائے سے بذریعہ خاص خاص خطوط اطلاع دین خصوصاً اس درخواست کی نسبت جو گورنمنٹ مین کیگئی ہے مگر بہت جلد نہایت شتاب - ایکدن کا بہی توقف نہ کرین -

بقیہ نمبر۳ جوابات شیر قیصر

سوالات علماء بمبئی کے جواب سے گریز کرنیکے طعن کے جواب کا بقیہ

اسکی دلیل وتفصیل آپ دریافت کرچاہین تو اشاعۃ السنہ نمبر۶ جلد۲ کو ملاحظہ فرمائین۔

(۲) آپ نے فرمایا ہے (جسکا حاصل یہہ ہے) کہ علماء بمبئی کا اپنے سوالات مین کتب اہلحدیث کا حوالہ ندینا انکی اولوالعزمی ونیک نیتی پر مبنی تہا اونہون نے قبل از انکار یا اقرار مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب انکی کتابون کا حوالہ دینا خلاف تہذیب ومخالف داب مناظرہ سمجہا ورنہ انکے پاس سامان سب تیار تہا مولانا میدان مناظرہ مین ثابت قدم رہتے تو وہ سبہی کچہہ بتادیتے۔

خاکسار ملتمس ہے یہہ تجویز صرف آپ کی حسن ظنی ونیک نیتی واولوالعزمی کا نتیجہ ہے ورنہ ان سوالات کا پتہ ونشان تو روئے زمین پر کہین نظر نہین آتا نہ علماء بمبئی کے پاس ان سوالات کا کچہہ ثبوت ہے نہ اہلحدیث کی کتابون مین انکا کہین ذکر واثر وارد ہے۔

آپ اس حسن ظنی کو نفس الامر کے مطابق سمجہتے ہین تو علماء بمبئی کے کہین دو جا مین ان سے ان سوالات کا پتہ ونشان دریافت کرکے پیش کرین پہر جو چاہین ہمسے خواہ مولانا ممدوح سے لکہالین یا منوالین۔ یا علماء بمبئی کو بمبئی ہی مین چہوڑدین اور مولانا ممدوح کو بہی ایک طرف رہنے دین۔ آپ خود **میدان مناظرہ** مین صف آرا ہوجائین اور مجہہ سے ان مسائل مین بہی اخبار گہر بار شیر قیصر مین (جو اکثر دیسی اخبارات کی نسبت بے تعصب ومہذب کہلاتا ہے) بحث کرلین۔ ع ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گو۔ مگر شور وشغب وانتشار وتشتت سے بچنے کے لئے سبہی سوالات سے یکبارگی تعرض نہ کرین بلکہ یکے بعد دیگرے طے کرین تہہرہ کہ سب سے پہلے سوال ہفتم علماء بمبئی کا کہ کتے کا گوہ اور موت پاک ہے (جو ان کے خیال مین نہایت لطافت ونفاست وتہذیب وعلمیت پر مشتمل ہے) کسی چہوٹی بڑی نئی پرانی معتبر یا غیر معتبر (دیکہیے ہم آپکو کیسی وسعت دیتے ہین) کتاب اہلحدیث سے پتہ وحوالہ دین اسکے بعد اور سوالات کا ثبوت

پیش کرین۔ اس سوال کو طے کرنیکے پیچھے آپ اور سوال کا ثبوت پیش کرینگے تو ہم اسکو بیجا و بیہودہ سمجھکر اسکا جواب ندینگے۔ مگر آپ اپنے بیان و ثبوت مین دو شرطون کے پابند رہین اول یہہ کہ جو بات اہلحدیث کے ذمہ لگاوین وہ انکی کلام کا منطوق ہو نہ صرف مفہوم ان کا اصل مذہب ہو نہ اسکا لازم۔

کیونکہ مفہوم کلام بسا اوقات ایسا ہی ہوا کرتا ہے جسکا متکلم کلام ارادہ نہین کرتا اور نہ اُسکو پسند رکھتا ہے اور لازم مذہب بھی عین مذہب نہین ہوا کرتا۔

دیکھو خدا تعالی نے قرآن مجید مین لحم خنزیر کو حرام فرمایا ہے اُسکے بہت سے مفہوم ایسے ہین جو خدا تعالی کی مراد نہین ہین وعلی ہذا القیاس۔

دوسری شرط یہہ ہے کہ جو بات آپ اہلحدیث کے ذمہ لگاوین وہ ایسی نہ ہو جو آپ کی کتب مین پائی جاتی ہو ورنہ اس مصرع کا مصداق بننا پڑیگا ؎ مین الزام اسکو دیتا تہا قصور اپنا نکل آیا لہذا اُثبات کا جواب آپ ہی کو دینا پڑیگا۔

یہہ تو شرطین ہین۔ اب ایک مصلحت و مشورہ کی بات کہنے سے بھی دریغ نہ کرون۔

آپ جو کچھ لکھین اشاعۃ السنہ نمبر ۸ و ۹ جلد ۶ (جو زیر طبع ہے اور عنقریب آپکے ملاحظہ مین گذریگا اگر آپنے طلب کیا۔) کے ملاحظہ کے بعد لکھین شاید اس سے آپ کی یہہ حسن ظنی اور رنگ بدلے اور اسباب مین بحث کی حاجت ہی باقی نہ رہے۔

(۳) آپ نے فرمایا ہے کہ مولانا ممدوح حج سے واپس آئے تو علماء بمبئی کا جواب ضرور تحریری لین خاکسار ملتمس ہے کہ یہہ بات تو مین پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ علماء بمبئی یا آپ انکے وکیل ہو کر یا صالحؔ ان سوالات کی کتب اہلحدیث سے نشان دہی کرین پہر جو چاہین جناب ممدوح سے جواب بہی لکھوا لین۔

یہان ایک اور لطیفہ عرض کرنا مناسب نظر آیا کہ اگر ہر لغو و بیہودہ بات کا جواب دینا

لازم ہی اور ایسا سوال کرنا بھی جایز ہے تو آپ ہمکو اجازت دین کہ ہم اِسی قسم کا ایک سوال آپ سے کرین پھر آپ ہمکو اسبات کا جواب دین اِسکے بعد مولانا ممدوح بھی اِن سوالات کے جواب مین وُہی باتین لکھدینگے جو وہ زبانی فرما چکے ہین۔

مگر مین معافی مانگ کر یہہ عرض کرتا ہون کہ وہ سوال اِسی قسم سی ہوگا جس قسم سی علمائی کے سوالات ہین اور ہمنے اُن کے نظایر اپنے مضمون **ترقی معکوس** کے خاتمہ مین بیان کئے ہین (جو مشیر قیصر نمبر ۲۲ کے صفحہ ۵ کے تیسری کالم مین منقول ہین) پھر اِس سوال کو گستاخی وسوءادبی وبدتہذیبی قرار نہ دیا جاوے۔

(۴) آپنے بجواب ہمارے مضمون ترقی معکوس) قضیہ معکوسہ بنایا اور اسمین فرمایا ہی کہ یہ ارشاد (الزام تکفیر مسلمانان) شاید اُسوقت صحیح ہوتا جب لامذہب اہلسنت سے منہدم ہوتے یا اہلسنت اس فرقہ محدثہ کے پیچھے پڑتے اور بُرا بھلا کہنے مین ہدایت کرتے۔ یہان قضیہ معکوس ہی محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اہلسنت کو مشرک اور کافر اور عبدالاوثان کہا ہی۔

خاکسار اولا یہہ التماس کرتا ہے کہ اگر آپ ہمکو بحث وخطاب سی عزت بخشا چاہتی ہین تو بندہ قلم ہدایت رقم کو ایسے غیر مہذبانہ الفاظ (لامذہب فرقہ جدیدہ وغیرہ) سے (جنسی گروہ اہلحدیث کے نوجوانون کو اشتعال پیدا ہوگا اور اُسکے مقابلہ مین آپ کے مذہب اور اُس کے واضعین کے حقمین اُنکی قلم سے بُرا بھلا نکلیگا۔) روکین اور اس بیت صائب کو پیش چشم رکھین ؎ دہنِ خویش بدشنام میالا صائب + کین زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد۔

کوئی کسیکو کافر ملحد دہریہ لامذہب بدمذہب اور مُشرک ہی کیون نہ سمجھتا ہو مگر جب اِس سے تخاطب کرنا چاہئیے تب اِسکو تہذیب شرافت انسانیت اِن الفاظ کے بولنے کی کبھی اجازت نہین دیتے۔

اِس دفعہ ہمنے (صرف اِس خیال سی کہ جو آپ سے ہمکو شرف تخاطب حاصل ہوا ہی یہ بس غنیمت ہی اِسکے ساتھ ہزار گالیان مل گئین تو اِن پر بھی صبر مناسب ہی) **صبر** کیا چنانچہ کسی

ایسے ہی ہماری جیسے طالب صادق نے کہا ہی ؎

رنج راحت شد چو مطلب شد بزرگ   گرد گلہ توتیائی چشم گرگ

آیندہ آپ ایسے الفاظ قلم مین لائین گے تو اِدہر سے بجز سلام علیک کچہہ جواب نپائین گے اور اگر آپ کا اصل **مطلب** یہی ہے کہ دو چار گالیان دیکر مخاطب کو بہگا دین تو لیجیے ہم ابہی سے بہاگ جاتے ہین آپ اِسی کو فتح سمجہہ لین۔ اِسیطرح عُلماء بمبئی نے ہماری مولینا و شیخنا کو بہگایا تہا آپ بہی اُن ہی کا اقتدا کرین۔

ثانیاً ملتمس ہے کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے قول و فعل سے اہلحدیث ہندوستان پر کسیوجہ سی الزام عاید نہین ہو سکتا اِسکو اہلحدیث ہندوستان سی کوئی خاص تعلق و نسبت نہین ہے جیسے کہ مقلدین مذہب حنفی سی اِسکو نسبت و مشابہت ہی کہ یہہ لوگ حنفی مذہب کے مقلد ہین وہ حنبلی مذہب کا مقلد تہا۔ اہلحدیث تو کسی مذہب خاص مذہب کے مقلد ہین نہ کسی خاص شخص کے وہ تو کتاب و سنت کی پیرو اور خدا و رسول کے مقلد ہین و بس کما قال قائلہم

؎ زاہدا نجات خواہی آئین عشق سر کن ۔۔ از مصطفا شنیدن و از دیگران بریدن۔

اور جبکہ اِس مسئلہ تکفیر مخالفین اہل قبلہ مین تو وہ اس سی مخالفت مذہب سی ظاہر کر چکے ہین **مولانا محمد اسمعیل شہید** ہی کو دیکہو وہ اپنے مخالفین کو کافر تو کہان مبتدع بہی نہین کہتے جسکو آپ بہی قول آیندہ مین اقراری ہین۔ **نواب صاحب** بہوپال کا رسالہ حطہ فی احوال الصحاح الستہ کا صفحہ ۷۳ ملاحظہ کرو جسمین بہ نسبت محمد بن عبد الوہاب بصاف لکہا ہی و مسائلہ مشہورۃ وفیہا المقبول والمردود واشہر ما ینکر علیہ خصلتان کبیرتان الاولی تکفیر اہل الارض بمجرد تلفیقات لا دلیل علیہا والثانیۃ التجاری علی سفک الدم المعصوم بلا حجۃ ولا برہان

ترجمہ اور محمد بن عبد الوہاب کے رسایل مشہور ہین اُنمین سی کوئی مقبول ہی کوئی مردود اِسکی جن خصلتون کو لوگ بُرا جانتے ہین اُنمین دو بڑی مشہور خصلتین ہین ایک تمام زمین والونکو صرف لپٹی (یا ملاوٹی) باتونسی کافر کہنا۔ دوسری بلا دلیل بیگناہونکی خونریزی پر جرات کرنا۔

اِس خاکسار کا رسالہ **اشاعۃ السنہ** نمبر ۹ جلد ۱۴ کو مطالعہ فرماؤگے تو اسمین محمد بن عبد الوہاب پر بہت لے دی پاؤگے۔ باینہمہ تحاشی و تبرّی محمد بن عبد الوہاب کے قول و فعل سے اہلحدیث ہندوستان پر الزام قائم ہوسکتا ہے تو آپ کا گروہ اِس الزام کا زیادہ تر مستحق ہے۔ وہ (اہلحدیث) اپکو کہہ سکتے ہین کہ محمد بن عبد الوہاب تمہارا ہی مقلد بہائی تہا جس نے مسلمانون کو کافر بنایا اور مسلمانون کا نمبر گہٹایا۔

(۵) آپنے فرمایا ہے ایضاح الحق الصریح فی احکام المیّت والضریح مین دُنیا کے محدثین و فقہاء و اولیاء اللہ اور عُلماء کے افعال و عقائد بدعت ٹھہرائے گئے۔ ہمنے مانا کہ صاحب ایضاح نے اطلاق لفظ مبتدع کا اُنپر جایز نہین رکہا مگر جب یہہ حضرات مرتکب بدعت ہوئے تو پہر مبتدع کا اطلاق خود بخود ہوگا یہہ عجیب بات ہے کہ ایک شخص مارتا ہو اور اُسے ضارب نہ کہین۔

خاکسار ملتمس ہے جن افعال و عقاید کو مولانا محمد اسمعیل شہید نے کتاب ایضاح الحق مین بدعت قرار دیا ہے وہ نئی دُنیا کے محدثین فقہاء و اولیاء کے عقاید ہون تو ہون اُنکا کوئی مُنصف و محقق حامی نہین پُرانی دنیا کے محدثین فقہا و اولیاء و علماء سے تو ایک شخص بہی وہ اعتقاد نہین رکہتا جسکو اُنہون نے بدعت قرار دیا ہے آپ تمام دُنیا کے حالات کہان جانتے ہین اور کب بیان کرسکتے ہین یہہ تو زبانی دعوی ہین۔

آپ ہمکو وہ اعتقاد و اقوال دو چار ہی محدثین یا فقہا یا اولیاء یا علماء قرون ثلثہ سے (جنمین ہمارے سرتاج چارون امام مذہب اور اکثر اصحاب متون حدیث اور بیسیون متقدمین اولیاء و علماء داخل ہین) بنقل صحیح ثابت کردین پہر دیکہین ہم اس کتاب ایضاح الحق کی کیسی خبر لیتے ہین ؟

آپکا یہہ **فرمانا** کہ گو مولوی اسمٰعیل صاحب نے اِن لوگون کو مبتدع نہین کہا مگر اِنکے افعال کو بدعت کہنے سے اِنکا مبتدع ہونا نکلتا ہے ہماری **مدعا** کا عین **موئید** ہے اِس سے یہہ تو ثابت ہوا کہ مولوی اسمٰعیل صاحب نے مسلمانون کو مبتدع نہین کہا چہ جائے کہ کافر کہا ہو۔

رہا یہہ کہ اُن [illegible] اقوال کو بدعت کہنے سے اِنکا مبتدع ہونا نکلتا ہے سو یہہ (مبتدع ہونا نکالنا) آپ

لوگون کا فعل ہے۔ مولوی صاحب محمد اسمٰعیل مرحوم تو اُسکو پسند نہین کرتے۔ غایۃ ما فی الباب یہہ کہ اسمین آپ اُنکی علمی غلطی تجویز کرین سو یہہ بات دوسری ہی۔ یہ ہمنی علی سبیل التنزل کہا ہی اور سچ پوچھو تو اُسمین بہی مولوی صاحب غلطی پر نہین ہین۔ **بیشک** لغۃً و عقلاً قیام مبدء حمل شتق کا موجب ہوتا ہے اور یہی عامیانہ خیال ہی اور اسی پر مارنیوالہ کو ضارب کہنے کی مثال پھبتی ہی۔ **مگر** شرعاً (حکم کتاب و سنت و مذاہب فقہاء اُمت) یہہ بات کلیتہً صحیح نہین ہی۔ جلد اول **صحیح البخاری** صفحہ ۹ سطر ۵ مین باب المعاصی[+] من امر الجاھلیۃ ولا یکفر صاحبہا بارتکابہا الا بالشرک ملاحظہ فرمائیے اور فقہاء و متکلمین رحمہم اللہ اجمعین کے تصانیف مین مسئلہ عدم تکفیر اہل قبلہ دیکھ لیجئے۔ اسکے بعد مولانا اسمٰعیل شہید کو جو کہنا ہو سو کہیے۔ مولانا مرحوم ان سب کے مخالف نکلے تو ہم پھر آپ کے ساتھ ہین۔

(۶) آپنے فرمایا ہے پھر صاحب ایضاح نے ایضاح مین تقلید شخصی کو بدعت حقیقہ لکھا ہے اور تنویر العینین مین شرک۔ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب نے معیار مین انکی ہان مین ہان ملایا ہے اور صاحب ظفر المبین نے آمنّا و صدّقنا کہا ہے۔

خاکسار ملتمس ہے جس تقلید شخصی (باعتقاد وجوب و بمقابلہ نصوص) کو مولانا محمد اسمٰعیل مرحوم نے شرک یا بدعت قرار دیا ہے۔ اور مولانا سید محمد نذیر حسین نے اُسمین اُنکا اتباع کیا ہی وہ ایسی تقلید ہی جسکو کسی محقق حنفی شافعی حنبلی مالکی محدث فقیہ ولی متقی نے اختیار نہین کیا بلکہ بہتیرون نے اِسکو بُرا کہا ہے۔ **دس بیس تیس چالیس پچاس ساٹھ ستّر** جسقدر اعیان و اکابر مذہب (جنہون نے ایسی تقلید کو بُرا کہا ہے) کے نام نام آپ چاہین گن گن سُناتا ہون اور اگر آپکو اپنی کمیٹی کے صدر نشین مولوی **محمد عبد الحی** صاحب کے کلام پر اعتماد ہے تو اُنھی کے رسالہ **النافع الکبیر** اور **فوائد بہیہ** سے اِس تقلید کی بُرائی ثابت کر دکہاتا ہون۔ پھر اگر مولوی محمد اسمٰعیل مرحوم اور حضرت شیخنا المحدث دہلوی نے بہی اِسکو بُرا کہا تو کیا بُرا کیا۔ اب رہی **ظفر المبین** اور اُس کے مؤلف **شیخ محی الدین** سو وہ جانین آپ جانین

+ گناہ کفر کے کام ہین مگر ان کے مرتکب کو (بجز مر [illegible] ب) کافر نہ کہا جائیگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم اُن کے ذمہ دار و جوابدہ نہین ہین اِسکی وجہ ہم اخبار مشیر قیصر نمبر ۴۹ جلد ۲ مطبوعہ ۲۰ دسمبر ۸۳ء مین چہپوا چکے ہین آپ اُسکو ملاحظہ فرما سکتے ہین

(۷) اِن افادات کی خاتمہ پر بطور نتیجہ آپنے فرمایا ہے کہ باوجودیکہ مخالفین کیطرف سی اِس قسم کی زبان درازیان ہوتی ہین مگر اہلسنت نے جواب مین صرف اِس قدر ثابت کیا ہی کہ تقلید شخصی شرک و بدعت نہین ہے ۔ **یہہ** نہین کہا کہ لامذہب مشرک یا مبتدع ہین کیون نہو خود ہی بُرا بہلا کہنا اور اُلٹا الزام رکہنا ۔ اب انصاف سی ارشاد ہو کہ یہان ترقی معکوس ہی یا قضیہ معکوس“ ۔

خاکسار ملتمس ہے کہ جناب کے ارشاد سی معلوم ہوتا ہے کہ آپ بے کینہ و صاف سینہ ہین آپنے اپنی بہائیون کے اِس قسم کے رسائل جنمین اہلحدیث کو کافر و مشرک و واجب القتل کہا گیا ہی ملاحظہ نہین فرمائے ۔ گلابی چو ورقہ (جامع الفوائد فی اخراج الوہابیین عن المساجد) جسمین اہلحدیث کو کافر و مبتدع کہا گیا ہے اور اس سی پہلا رسالہ انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد جسمین اہلحدیث کو مشرک کہنے کے ساتہہ انپر قتل کا بہی فتوی دیا ہے اور اِس سی پہلے رسایل تنویر الحق ۔ توفیر الحق ۔ تحفۃ العرب والعجم ۔ مدار الحق ۔ انتصار الاسلام اور افاضل کلکتہ کی بعض تالیفات جناب ملاحظہ فرماتے تو جناب کی طبیعت انصاف طینت سی امید ہی کہ یہہ بات کبہی زبان پر نہ لاتے اور علماء اہلحدیث کا اپنے سنّی بہائیون کو مشرک و مبتدع نہ کہنا تو آپ مان ہی چکے ہین

اِن عذرانہ التماسون اور دوستانہ گذارشون سے اُمید ہی آپ کو یقین ہوگا کہ مضمون ترقی معکوس نہایت صحیح و درست ہی اور اسکا نقیض قضیہ معکوسہ صحیح نہین ہی آیندہ اسکا اختیار (اختیار نہ پڑہیے گا) آپ ـــ اور جملہ ناظرین کے اختیار مین ہے ۔

پ کا خیرخواہ بلا اشتباہ

ابو سعید محمد حسین لاہوری

اڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah